رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ہر بدھ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

قیمت سالانہ پیشگی ۴ر (عمہ)

جلد ۱ ۔ ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ بروز بدھ ۔ نمبر ۹

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت خلیفۃ المسیح بفضل اللہ المنان بخیریت سے ہیں۔ صرف ۹ راگست سنہ کے متعلق کچھ شکایت پیدا ہوگئی تھی کچھ اسہال بھی آئے مگر حضور نے باوجود اس تکلیف وضعف کے درس قرآن مجید میں ناغہ نہ ہونے دیا۔

ہر روز پہلے پہر نصف پارہ اور دوسرے پہر بعد از عصر نصف پارہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سناتے ہیں۔ مستورات کا درس بھی ہوتا ہے۔ ہمنے ایکدفعہ پیسہ اخبار میں نوٹ دیا تھا کہ کیا کوئی ایسا گدی نشین ہے جو اپنے مریدوں کو جس میں ہر طبقے کے عالم فاضل لوگ موجود ہوں۔ پانچ بار دن میں قرآن مجید سناتا ہو کسی نے جواب نہ دیا۔ اب بھی روئے زمین پر حضرت مسیح موعود کے انفاس قدسیہ کے طفیل قادیان ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس میں علاوہ قیام رمضان نور الدین ایسا عالم باعمل نہایت محبت شوق کے ساتھ قرآن مجید کا ایک پارہ ترجمہ و تفسیر کیساتھ سناتا ہے جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین

اہلبیت نبوی و دیگر متعلقین ہر سہ صاحبزادگان والا شان بخیر و عافیت قادیان میں تشریف رکھتے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب آجکل طلباء و کالجیٹوں کے چلے جانیکی وجہ سے کوئی درس نہیں دیتے۔

مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے حضرت اقدسؑ کے پوتے آجکل قرآن مجید سننے اور ماہ رمضان کی برکات سے متمتع ہونیکے لئے دارالامان میں ہیں۔ آپکی نسبت ولایت جانیکی تجویز زیر غور ہے یا عنقریب کسی عہدہ پر فائز ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے مسیح کے خاندان کو دینی و دنیوی انعامات سے افزاں فرمایا۔ اعملوا آل داوٗد شکراً

محمد عبد اللہ خان و محمد عبد الرحیم خان نواب صاحب کے لڑکے اپنی خواہر مکرمہ کی عیادت کے لئے لدھیانہ سے آئے تھے اور ابھی تک یہیں ہیں

مہمان قرآن مجید سننے کے لئے بہت سے احباب باہر سے آگئے ہیں میانوالی سے ماسٹر غلام محمد و ماسٹر محمد زمان صاحبان جھانسی سے برادر مراد بخش صاحب مخدوم محمد صدیق صاحب کوٹ احمدی والے قاسم علی صاحب ریاست جیند سے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ سیالکوٹ سے میاں عبد الرشید صاحب میرٹھ سے میاں نظام الدین صاحب ایے پور لدھیانہ سے بابو فیض الرحمن صاحب امرتسر بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر بصیر پور کے چوہدری ضیاء الدین صاحب فخر الدین صاحب ملتانی وغیرہم مظفر نگر سے برادر حامد حسین و عبد الحمید خاں ساٹھ سے زیادہ احباب موجود ہیں +

قیام رمضان مسجد اقصیٰ (بڑی مسجد) میں بعد از نماز عشاء حافظ محمد ابراہیم صاحب قرآن مجید سناتے ہیں اور صوفی غلام محمد صاحب بی اے سامع ہیں۔ اور مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب سحری کے وقت سناتے ہیں۔ صوفی تصور حسین صاحب سامع ہیں۔ اور ایوان خلافت میں قاری محمد یٰسین صاحب سناتے ہیں یہاں سامع مولوی صاحب کے ایک عزیز نوجوان ہیں۔ تیس پینتیس آدمی وہاں بھی جمع ہوجاتے ہیں اور مستورات بھی شامل ہوتی ہیں سب نے سورہ اعراف ختم کی ہے

دار المقامے احمدیہ بورڈنگ ہوس میں عبد الرحمن محمد خان عنایت اللہ۔ نیاز احمد۔ سید علی۔ عبد الجلیل۔ عبد الکریم عطار الرحمن عبد اللہ دس لڑکے اور دار العلوم میں اسماعیل عبد العزیز بھاگلپوری نعیم اللہ عبد الحمید۔ عبد القادر حیدر آبادی سراج الحق مجیب الدین عبد الرحمن نومسلم۔ محمد عمر۔ غلام احمد۔ عبد الغنی عبد الواحد بارہ لڑکے رمضان شریف کے انوار سے مستنیر ہورہے ہیں ڈرائنگ ماسٹر نور الٰہی اور ماسٹر علی محمد جو اس سال جے اے وی ہوئے ہیں یہیں موجود ہیں۔

عمارت ۳۰ مزدور ۹ معمار ۱۲ نجار کام کررہے ہیں اسوقت مدرسہ کے اندر فرش و پلستر ہورہا ہے بجز ہال کے سب مدرسہ تیار ہو جانیوالا ہے بوجہ رمضان معماروں کو اندر کے کام پر لگادیا ہے

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

جنگ بلقان

۵-اگست-معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریہ و رومانیہ کے مابین قرارداد مکمل ہوگئی ہے۔ ہرسمت میں رومانیہ کو کچھ کیلومیٹر علاقہ دیا گیا ہے بلغاریہ مزید براں وعدہ کرتا ہے کہ وہ نئی سرحد سے ایک خاص فاصلہ کے اندر کوئی قلعہ تعمیر نہ کریگا۔ بخارسٹ میں یونانی و سروی مطالبات حد اعتدال سے بڑھ کر اور ناقابل قبول سمجھے جاتے ہیں۔ متحدہ ریاستوں کے مطالبات کے مقابلہ میں بلغاریہ نے یہ سرحد پیش کی ہے کہ سرحد جمیبالہ سے شروع ہوکر خلیج اورفنس پر ختم ہو۔ اور اگری بلانکا کو ڈکر کرچانہ۔ اشتنیا۔ ڈوبران۔ سیرس۔ ڈراما۔ ڈمیر حصار اور کوالہ کے امصار اور دیہات بلغاری حدود میں رہیں۔ بلغاریہ تاوان جنگ یا جزائر یجین کے بارہ میں کوئی قرار دینے سے انکاری ہے مبصرین کے نزدیک شرائط بالا بڑے سے بڑا مطالبہ ہیں۔ انھیں یقین ہے کہ انمیں کمی کی جاویگی۔ صرف بنیادی امور و اصولوں کے متعلق صلحنامہ پر دستخط ہونگے۔ اور متنازعہ فیہ مسائل دول پر چھوڑے جاوینگے۔ جرمن کا نیم سرکاری اخبار زٹینگ ایڈریانوپل پر ایک آرٹیکل میں یہ رائے ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر ایڈریانوپل ترکوں کے پاس رہ گیا۔ تو ترکوں اور بلغاریوں میں ہمیشہ فساد رہے گا۔ اور پھر اس میں ترکی ہمیشہ مصروف جنگ رہے گی یہ بہتر ہے کہ وہ روپیہ جو جنگ پر یہاں ترکی خرچ کریگی۔ وہ کسی اور عمدہ کام میں لگائے۔ صوفیہ میں یقین کیا جاتا ہے کہ سروی اور یونانی مطالبات کو معتدل کیا جاوے گا۔ اور پھر وزرہ التوائے جنگ قطعی صلح و امن کی شکل میں نمودار ہو گا +

بلغاریہ اور یونان میں ایک ماہ لڑائی رہی۔ یونانی ۲۲ لڑائیاں لڑے بیس اہم قصبات پر قبضہ کیا۔ دس ہزار قیدی بنائے ۔۱۲۰ توپیں ہاتھ آئیں۔ اور بلغاریوں کے تیس ہزار سپاہیوں کا نقصان کیا۔ قسطنطنیہ کے کثیر التعداد مسلمانوں نے جامع سلیم ایڈریانوپل بڑی شان و شوکت کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ تیس ہزار اشخاص کے جلسہ نے بالاتفاق قرار دیا کہ وہ ہر قسم کی قربانی گوارا کرینگے مگر ایڈریانوپل کو ہاتھ سے نہ دینگے +

۶ر اگست۔ گفت گوئے مصالحت قریب تکمیل مصالحت ہے۔ رومانیہ اور دول سعی عمل میں لارہی ہیں کہ سروی یونانی مطالبات کو حد اعتدال پر لایا جاوے۔ سرحد اور رومانوی مطالبات کے متعلق دونوں ریاستوں کے ڈیلیگیٹوں نے آخرکار اتفاق کر لیا۔ مقدونوی بلغاریوں کے وفد نے دول سے مقدونیہ کو آزاد قرار دینے کی اپیل کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ مقدونیا کے بلغاری سرویہ یا یونان کے تحت میں رہنا نہیں چاہتے۔ بلغاریہ کے شرائط بھی قابل مضحکہ ہیں۔ لیکن سرویہ و یونان کو متوقع ترمیمات بھروسہ دلاتی ہیں کہ دول کی مداخلت کے بغیر کامیابی سے فیمابین تصفیہ ہوجائے گا +

۷-اگست-صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ وادی سٹروما کی یونانی سپاہ التوائے جنگ سے فائدہ اٹھاکر دو روز سے مراجعت کررہی ہے۔ اگر جنگ جاری رہتی تو درہ سٹروما یونانی فوج کے حصہ اعظم کے محصور ہوجانے سے اسکی حالت نازک ہوجاتی التوائے جنگ نے یونانی لشکر کو اس خطرے سے بچالیا-

لنڈن قسطنطنیہ سے اطلاع آئی ہے کہ دول کی مخالفت کی صورت میں ایڈریانوپل پر قبضہ نہ رکھا جاوے گا۔ ایڈریانوپل پر قبضہ محض ترکی وقار کی بحالی اور یورپ سے مالی رعایات حاصل کرنے کی غرض سے ہے۔ اغراض مذکورہ کے حصول پر ترک خطانوس میڈیا کی طرف مراجعت کرجائینگے +

۸-اگست۔ صلح تکمیل پر پہنچ گئی +

۹-اگست-فیمابین جس سرحد پر اتفاق ہوا ہے وہ مغرب دریائے سٹروما کی پرانی سرحد شروع ہوتی ہے آبشار ہوتی ہوتی قصبہ سٹرمنٹرہ تک پہنچتی ہے وہاں سے وادی سٹروما سے کوہستان بلاشتنٹزا کا رخ کرتی ہے پھر سٹرمنٹرہ کے قصبہ اور ریگوس و اگزانتھی کے بندرگاہوں کو بلغاری قلمرو میں چھوڑتی ہوئی سیدھی دریائے سٹا کو آتی ہے۔ آج تصفیہ سرحد کی تحریر پر دستخط ہونے کی توقع کیجاتی تھی۔ بلغاری افسردہ ہیں۔ انھیں صرف یہی امید رہ گئی ہے کہ یورپ معاہدہ ہذا پر نظرثانی کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ پرائیویٹ طور پر رومانیہ نے بلغاریہ کو مطلع کیا تھا کہ اگر انھوں نے ترمیم شدہ سرحد کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو رومانیہ شنبہ کو صوفیہ پر قبضہ کرلے گا +

لنڈن۔ اخبارات کی عام رائے ہے کہ صلح ہذا ایک اور جنگ کا پیش خیمہ ہے معاہدہ ہذا اور ایڈریانوپل پر ترکی قبضہ نے مشرقی مسئلہ کو سابق سے بھی زیادہ خاردار بنادیا ہے بلغاریہ نے سٹرومنٹزہ حاصل کرلیا ہے۔ لیکن کوچانہ۔ راڈووچ اور کوالہ کھو بیٹھا۔ اول الذکر مقامات سرویہ اور موخر الذکر شہر یونان کے حصہ میں آیا +

قسطنطنیہ کا تار بتاتا ہے کہ کل سفراء کا جلسہ ہوا جس کے نتیجہ کے طور پر ۷۔اگست کو چھ سلطنتوں کے قائم مقاموں نے جداگانہ ترکی وزیر اعظم سے ملاقات کرکے معاہدہ لنڈن کو ملحوظ رکھنے اور انخلاء ایڈریانوپل کا مطالبہ کیا + ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کردیا کہ اگر باب عالی حد بندی میں حفاظت سرحد کے متعلق کوئی شرط ضروری سمجھے۔ تو اسپر غور و خوض کرنے کے لئے تیار ہیں +

۱۰-اگست: بخارسٹ ۔۸-اگست) کانفرنس صلح نے جنگ کو غیر معین وقت پر ملتوی کردیا ہے۔ اور قطعی صلحنامہ کا مسودہ مرتب کرنیکی غرض سے ڈیلیگیٹ نامزد کئے ہیں۔ یونانی و بلغاری ڈیلیگیٹوں کا سرحد کے بارہ میں اتفاق ہوگیا ہے +

۸-اگست بلغاریہ نے دول کے نام ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ بخوف ترکی حملہ کے اندیشہ کے صلحنامہ پر دستخط ہوتے ہی بلغاریہ اپنی افواج کو واپس طلب کرلیگا۔ اور یہ کہ بلغاریہ کو یقین ہے کہ دول بحالی معاہدہ لنڈن کو ملحوظ رکھنے پر آمادہ کریں گے +

جدید مجوزہ حدود بلقان کی جدید سرحد جس کا کانگرس بخارسٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ ترکی و بلغاریہ کی پرانی سرحد کے جنوب سے گزرتی اور کرچانہ دراڈوورچ کو سرویہ اور سٹرومنٹراہ کو بلغاریہ کی قلمرو میں چھوڑتی ہوئی جھیل ڈوئیران کے مشرق و شمال کیطرف مڑجاتی ہے۔ سالونیکا یونانیوں کے پاس چھوڑ کر ریلوے کے ساتھ ساتھ دریائے سٹا کے پل ریلوے اور پھر دیا کے ساتھ ساحل پر پہنچتی ہے سرویہ جھیل ڈوئراں کے جنوبی یا مشرقی علاقہ سے لگاؤ نہیں رکھتا۔

چین میں خانہ جنگی

چین میں خانہ جنگی۔ پھر وہاں ایک ماہ سے خانہ جنگی شروع ہے۔ باغیوں اور سازشیوں کا مدعا یہ ہے کہ یوآن شہ کائی کو حکومت سے معزول کیا جائے +

سپاہ کانٹن کے تین ڈویژن یوآن شہ کائی کے خلاف کوچ کرنے کی غرض سے تیار ہورہے ہیں +

(پیکن۔ ۲-اگست) یوآن شہ کائی کی پوزیشن و حالت میں کمزوری کی کوئی علامت نظر نہیں آتی +

(شنگھائی ۲-اگست) دو کروزروں نے آج علی الصباح قلعہ جات دوسنگ سے پانچ میل فاصلہ پر پہنچ کر گولہ باری شروع کی + شمالی امیر البحر ہر طرف سے باغیوں کو ان قلعوں کیطرف بھگا رہی تاکہ ایک جگہ فراہم کرکے اکی اچھی طرح گوشمالی کیجائے۔ ساحل ہوئی کے باغی پوکوئی کی جانب ہٹ رہے ہیں + حادثات کی تعداد ہر گھنٹے بڑھتی جاتی ہے۔ ۲۰ آدمی دریا میں غرق ہوچکے ہیں جنمیں پانچ لڑکیاں تھیں۔ ایک موٹر گاڑی ہرٹس میں الٹ جانے سے تین آدمی ہلاک اور ۲۶ زخمی ہوئے +

(شنگھائی۔ ۷-اگست) دوسنگ میں باغیوں اور ایک رجمنٹ کے مابین سخت جنگ ہوئی +

(نانکنگ ۷-اگست) شمال یانگٹسی کے باغی اہل شمال کی پیشقدمی پر منتشر ہوکر صرف تین ہزار رہگئے۔ سرکاری سپاہ نے گیا ہکسی میں دو نمایاں فتوحات حاصل کرکے نانچنگ کا راستہ کھولدیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان ۔ بروز بدھ ۔ ۱۳ ۔ اگست ۱۹۱۳ء

مسجد کانپور

"یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح کو تمام وکمال دکھایا گیا اور آپنے اسپر تحریر فرمایا ہے کہ "جزاک اللہ احسن الجزاء خوب لکھا ہے۔ کچھ زائد شائع کردو" اس لئے اس مضمون کو کچھ زیادہ چھپوایا گیا ہے تاکہ جماعت میں تقسیم کردیا جائے۔ ایڈیٹر +

پچھلے ہفتہ کانپور کی مسجد کے معاملہ کے متعلق ایک آرٹیکل لکھنے کے بعد ہمارا خیال تھا۔ کہ شائد دوبارہ اس امر پر کچھ لکھنے کی حاجت نہوگی۔ لیکن انسان کے خیالات قدرت ایزدی کے ماتحت ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آیندہ زمانہ میں کیا ہوگا +

ہمنے پچھلے ہفتہ لکھا تھا کہ ہماری نصیحت گو اسوقت عام طور پر لوگوں کو بری معلوم ہوتی ہے۔ اور تیز طبیعتیں ہمارے مشورہ کو ناپسند کرتی ہیں۔ لیکن انکی مثال ایسی ہی ہے جیسے بچہ کی۔ کہ وہ نصیحت سُنکر اسکے ماننے سے انکار کرتا ہے لیکن سر پر ٹھوکر لگتی ہے تب ٹھوکر کھا کر پھر سمجھتا ہے کہ جو کچھ ناصح نے کہا تھا وہی درست اور مناسب تھا +

ہماری یہ تحریر چھپکر ابھی شائع بھی نہیں ہوئی تھی بلکہ ابھی اخبار ڈاک میں روانہ کرنیکے لئے تیار ہی کیا جارہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس تحریر کو پورا کردیا۔ اور تاربیوں میں اس خبر کو پڑھکر سخت افسوس ہؤا کہ کانپور میں فساد ہوگیا۔ اور گولی چلانے تک نوبت پہنچ گئی +

مفصل کیفیت یُوں ہے کہ تین تاریخ کو کانپور کی عیدگاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہؤا۔ اور قریباً بیس پچیس ہزار آدمی لکچر سننے کیلئے جمع ہوئے اور بعض لکچراروں کی تقریریں کچھ ایسی پرجوش تھیں کہ جلسہ کے اختتام پر قریباً پانسو آدمی بجائے گھر جانیکے سیدھے مچھلی بازار کی مسجد کیطرف گئے اور جاتے ہی شور مچانا شروع کیا کہ مسجد کو پھر دوبارہ تعمیر کردو۔ اور کچھ لوگوں نے اینٹیں بھی اکٹھی کرنی شروع کردیں۔ اسبات کو سُنکر ایک اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس انکو سمجھانے گیا۔ مگر بجائے اسکی نصیحت سے فائدہ اُٹھانے کے انھوں نے اسپر پتھر برسائے اور اسے واپس لوٹنا پڑا۔ اسکے بعد انسپکٹر پولیس کچھ پولیس مین لیکر موقعہ پر آئے لیکن ان پر بھی اسی طرح پتھراؤ کیا گیا۔ اور لوگوں نے انکو بھگاکر چوکی میں پناہ لینے پر مجبور کیا۔ اور نہ صرف انکو ہی بھگایا بلکہ تھانہ کا کچھ اسباب بھی توڑدیا۔ اس فساد کی ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کو اطلاع دیگئی جو سوار وپیادہ مسلح پولیس کو لیکر موقعہ پر آئے۔ اور ڈپٹی کمشنر پولیس کو پیچھے چھوڑکر خود لوگوں کو سمجھانے گئے۔ مگر خود انپر بھی پتھر اور اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد انھوں نے پولیس کو خالی فائر کرنیکا حکم دیا۔ لیکن خالی فائروں سے کچھ فائدہ نہؤا۔ آخر گولی چلانے کا حکم دیا گیا۔ اور مجمع پراگندہ ہوگیا۔ لیکن تیرہ آدمی تو اُسی وقت مردہ پائے گئے۔ اور تیس زخمی ہوئے جنمیں سے چھ آدمی بعد میں مرگئے۔ پولیس کا بھی ایک آدمی خود پولیس کی ہی گولیوں سے مارا گیا اور پچیس کے قریب پولیسمین پتھروں کی ضرب سے زخمی ہوئے۔ اور خود ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کو بھی زخم آئے۔ اس فساد کے معاملہ میں قریباً ایکسو ستر آدمی پکڑے گئے۔ لیکن بعد میں پچاس طلباً چھوڑے گئے۔ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبجات متحدہ بریلی میں اس خبر کو سُنکر فوراً بذریعہ سپیشل ٹرین کانپور میں آئے اور زخمیوں کا معائنہ کیا اور مسجد بھی دیکھی +

یہ تو جو کچھ ہؤا سو ہؤا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس خونریزی کا ذمہ وار کون ہے۔ ایک انسان کی جان کی قیمت کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا پھر جہاں تیرہ آدمی آن واحد میں بغیر کسی مفید کام کے سرانجام دینے کے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دُنیا سے کوچ کرجائیں۔ تو اسپر جسقدر بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ ہم جہانتک غور کرتے ہیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ **اس فساد کے ذمہ وار اخبار ہیں۔ جو بے موقعہ و بے محل بغیر کافی غور کرنیکے کانپور کے مُسلمانوں کو اکساتے رہے ہیں اور انھیں بےغیرت کہہ کہ کر آمادہ فساد کرتے رہے ہیں** +

کانپور کے مسلمانوں کی طرف سے بار بار اخباروں میں اسبات کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہم بے غیرت نہیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار نویسوں کے طعنوں سے جوش میں آکر ہی وہ اسقدر شور کررہے تھے اور انھیں خوف تھا کہ کہیں لوگ ہمیں بے غیرت نہ سمجھ لیں پس اس فساد کے اصل ذمہ وار وہی لوگ ہیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے کانپور کے مسلمانوں کو صلوائیں سناتے رہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس کا نتیجہ اگر خراب نکلا۔ تو اسکی تکلیف کانپور والے ہی محسوس کرینگے +

لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر پولیس کی گولیوں سے ایسے لوگ بچ گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا کہ کس طرح اسکی مخلوق کو جوش دلادلاکر ان لوگوں نے تباہ کردیا ہے اور کیا اس کا ہاتھ کوئی نتیجہ دکھائے بغیر رہے گا +

افسوس ہے کہ اسوقت ہندوستان میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا ہے کہ جو عام طور پر لوگوں میں جوش پھیلاتا ہے اور نہیں دیکھتا کہ اس شورش کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ **اسلام ایسے لوگوں سے بیزار ہے** اور قرآن شریف سے صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی حکومت کے خلاف آواز اُٹھانی اسلام نے قطعاً جائز قرار نہیں دی۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کے مقابلہ میں کیا کیا۔ یہی کہ جب بہت تنگ آگئے تو ارسل معنا بنی اسرائیل کا پیغام دیا یعنے (اگر آپ تکلیف دینے سے باز نہیں آتے تو) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ ملک سے نکل جانیکی اجازت دیں۔ پس اگر کسی شخص کو گورنمنٹ کے افعال پر اعتراض ہو **اگر وہ اسکے احکام کو ظالمانہ سمجھے تو بجائے اسکے کہ بیہودہ شور مچاکر نادان لوگوں کو تباہ کروائے وہ اس ملک کو چھوڑکر چلا جاوے** کہ یہی اسلام کا حکم ہے اور یہی رسول کریم کی سنت ہے +

بیشک ہمارے مضمون پر لوگوں نے بہت شور مچایا اور کہا کہ اس مضمون میں حمیت سے کام نہیں لیا گیا۔ مگر ان لوگوں کو اب غور کرنا چاہیئے کہ کس کی رائے راستی اور حق پر تھی۔ ہماری یا ان جوشیلے اخبار نویسوں کی۔ جو لوگوں کو ناحق بھڑکا رہے تھے۔ اب جو وہ تیئیس اور چھ کل اُنتیس آدمی مارے گئے ہیں اور ڈیڑھ سو آدمی پکڑا گیا ہے تو اس سے ان لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا۔ اور کیا نفع حاصل ہؤا +

ہم اسبات کے ماننے سے کبھی انکار نہیں کرسکتے کہ اگر گورنمنٹ کے حکام زیادہ وسعت حوصلہ سے کام لیتے اور مسلمانوں کے خیالات کا لحاظ رکھتے تو شائد یہاں تک نوبت نہ آتی۔ اور معاملہ پہلے ہی رفع دفع ہوجاتا۔ ایک سڑک سیدھا کرنے سے کئی کروڑ رعایا کے دل رکھنے زیادہ ضروری تھے لیکن ساتھ ہی مسلمانوں کا بھی یہ فرض تھا کہ وہ بجائے اس طرح شور کرنیکے اگر گورنمنٹ اس وضوخانہ کے گرانے پر تلی ہوئی تھی۔ تو یہی اسلام کے احکام کے ماتحت خاموشی سے کام لیتے۔ اگر اسلام کا کوئی حکم وضوخانہ کے گرانے سے رُکتا ہے **تو اسلام بغاوت اور حکام کے مقابلہ کو بھی منع کرتا ہے** اور پھر وہ حکم تو بالکل مشکوک ہے اور یہ حکم صریح ہے۔ پس ایک صریح حکم کے مقابلہ میں ایک مشکوک بات کے پیچھے پڑنا اسلامی شان سے بالکل بعید تھا۔ **اور مُسلمانوں کا فرض تھا کہ وہ وسعت حوصلہ سے کام لیکر اپنی ضد کو چھوڑ دیتے**۔ اور حکام کے احکام کی خلاف ورزی کی بجائے اطاعت کرتے پھر اگر حکام ظالم تھے تو یقین رکھتے کہ **ایک خدا ہے جو ظالم کو سزا دیتا ہے۔ خدا غافل نہیں۔ اگر کوئی ظلم کرتا ہے۔ اور دوسرے کی مذھبی آزادی میں دست اندازی کرتا ہے تو وہ اسے سزا دیے بغیر نہیں چھوڑتا** +

جو لوگ مارے گئے ہیں۔ وہ تو واپس نہیں آسکتے۔ مگر اب بھی وقت ہے کہ وہ لوگ جنھوں نے تقریر وتحریر کے ذریعہ سے لوگوں کو اکسایا ہے اپنے کام سے باز آئیں تا آیندہ اس قسم کا کوئی اور حادثہ نہ پیش آئے **اور اس بات کو معلوم کرکے شرم کریں کہ جو لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ وہی اب انپر لعنت کررہے ہیں اور برملا کہتے ہیں۔ کہ مولویوں نے ہمیں بھڑکا کر خراب کیا۔ وقت کو دیکھو۔ اور سمجھو اور عقل سے کام لو۔ کہ عجلت سے کام لینے میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے** +

مذکرات

قرآن شریف کا ترجمہ الگ نہیں چھپنا چاہیئے

ہم پچھلے ہفتے انڈین پریس الہ آباد کے بارے میں لکھ چکے ہیں کہ انکا یہ ارادہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ الگ چھپایا جائے۔ صد نفرین ہے۔ مگر پیشتر اسکے کہ ہم انڈین پریس کی اصلاح کریں لاہور پریس کی اصلاح ضروری ہے۔ وطن صاحب جو پہلے عیسائیوں کی بعض کتابوں کی اشاعت ایسا قابلِ اعتراض کام کر چکے ہیں۔ اب اس بدعت کا کریڈٹ بھی اپنے طرز عمل سے کسی اور کو لینے نہیں دیتے وہ کئی مہینوں سے قرآن مجید کا صرف ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔ اور کوئی ان کو اس حرکت کے بدنتائج سے متنبہ نہیں کرتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پبلک اسپر ضرور نوٹس لیگی۔ اور مولویصاحب خدا کا خوف کر کے اس کالم کو بند کر دینگے۔ کیونکہ اسکے نفع سے اس کا ضرر بہت زیادہ ہے ۔ اس رائے کو نہایت خلوص پر مبنی سمجھا جائے +

انسانوں سے گدھے بنا دیئے

راستبازوں کے حالات پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے جس قوم کی ریفارم شروع کی انھیں اپنی تعلیم و تربیت سے وحشی سے انسان پھر انسان سے باخدا انسان بنا دیا۔ مگر آجکل کے ریفارمر ایسے ہیں کہ وہ انسانوں سے گدھے بناتے ہیں۔ شائد اس فقرے سے کوئی حقیقت حال سے بیخبر تعجب کرے۔ حالانکہ یہ آئے دن کا مشاہدہ ہے۔ کہ جب کسی لیڈر کا استقبال منظور ہو۔ تو ٹمٹم میں بجائے گھوڑوں کے انسان جُتتے ہیں۔ لیڈر صاحب اسمیں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ اور گھوڑوں کا کام دینے والے انسان سے حیوان بنکر اپنی اس تبدیل ہیئت پر ناز کرتے ہیں۔ یہ قرآنی تعلیم کو چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے۔ ہم ایسے خیالات رکھنے والوں یا ان کا ساتھ دینے والوں سے سخت بیزار ہیں۔ اللہ تعالےٰ امت محمدیہؐ کے افراد کو چشم بصیرت عطا کرے۔ اور وہ اپنی قدر و قیمت سمجھیں چند مہینوں کا ذکر ہے کہ حاجیوں کا قافلہ جب قادیان میں آیا۔ تو مدرسہ کے نوجوان طلباء نے ایسی ہی درخواست کی۔ مگر الوالعزم نے انھیں کیا عمدہ جواب دیا کہ میں تو تمہیں اعلےٰ درجہ کے انسان دیکھنا چاہتا ہوں۔ انسان سے گھوڑے نہیں بنانا چاہتا +

نارنوال میں ایک حادثہ جانکاہ

ریاست پٹیالہ کے قصبہ نارنوال کا ذکر ہے کہ ایک مکان کے کھلے صحن میں بازیگروں کا تماشا ہو رہا تھا۔ اِرد گرد کے مکانات پر بیشمار خلقت تماشا دیکھ رہی تھی۔ ایک مکان کی دیوار بیٹھ گئی۔ اور اسکی چھت کے نیچے قریبًا چھ سو آدمی دب گیا۔ لوگوں نے اسی وقت دبے ہوئے آدمیوں کو نکالنا شروع کیا۔ تین سو سے زیادہ مُردہ لاشیں نکلیں۔ دو سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ جنکی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ کسی کا سر کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا۔ ۳۰ لاشیں تو بچوں کی ہی سسک رہی تھیں۔ بعض گھروں سے نو نو آدمی ضائع ہوئے۔ بعض لاشیں پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ یہ سانحہ ہوش ربا۔ مومن کی عبرت کیلئے کافی ہے۔ نارنوال میں ہمارے بعض احمدی احباب بھی ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ بفضلہ ایسے لغو تماشوں میں شریک نہیں ہوئے ہونگے۔ اور یوں وہ محض خدا کے فضل سے بچ گئے ہونگے۔ اسلام تو نام ہی سلامتی کا ہے اکی تعلیم پر کوئی شخص چلے۔ تو کبھی نقصان نہیں اٹھاتا۔ اگر بظاہر کوئی چشم زخم پہنچے تو اسکے اندر ہزاروں انعام اور ترقیات کے انجام موجود ہوتے ہیں +

پولیٹکل اہمیت مُسلمانوں کی

اللہ نے مسلمانوں کو ہر طرح مکرم و معظم بنایا۔ یہ اگر ذلیل ہوئے تو اپنی بدعملیوں سے۔ اللہ نے انہیں سلطنت بھی۔ نبوت بھی دی۔ ہندوستان پر بھی حکومت کر چکے ہیں۔ انکی سلطنت جب شاہ عالم نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو سپرد کی تو بہت سی شرائط طریقۂ انتظام سلطنت کے متعلق کیگئی تھیں اب اس معاہدہ کی تلاش ہے۔ ملجائے تو معلوم ہو۔ کہ مسلمان کہاں سے کہاں تک پہنچے +

پونچھ میں مسلمانوں کی حالت

ہم الفضل میں یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ خواجہ حبیب جُو اور غلام حیدر ٹھیکدار ریاست بدر ہو چکے ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا اور بھی افسوسناک ہے کہ مُسلمان عمّال ریاست کے جبر و تشدد سے یہانتک بیدل ہوئے ہیں کہ سراسیمگی و پریشانی کے عالم میں دکانیں بند کر کے اور اپنے کاروبار چھوڑ کر۔ پونچھ کی حدود سے باہر نکل رہے ہیں۔ اور زمیندار لکھتا ہے کہ ہزاروں آدمی پونچھ کا علاقہ چھوڑ کر کشمیر۔ مری۔ راولپنڈی اور پنجاب کے دیگر مقامات کیطرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اور روانگی کا سلسلہ بدستور جاری ہے +

راجہ صاحب پونچھ کو بہت جلد ان اسباب کے انسداد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جو اس بیدلی و بد امنی کا موجب ہے۔ رعیّت چو بیخ است سلطان درخت۔ وہ درخت کیونکر سر سبز رہ سکتا ہے جسکی جڑھوں کی یہ حالت ہو۔ لوگوں کی حالت ایسی مایوسی تک پہنچی ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمیں ہزارہا روپے کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ چھوڑنی منظور۔ مگر پونچھ میں لوٹ کر جانا۔ نامنظور۔ یہ حالت بہت ہی افسوسناک ہے اور دیگر برادران اسلام کو چاہیئے کہ وہ تمام حالات پیش آمدہ کیطرف ذمہ دار حکّام کو متوجہ کریں +

ترکوں کا مستقبل

۲- لاکھ سے زیادہ پناہ گیر ترک جنکے رہنے کیلئے مساجد قسطنطنیہ کے سوا کوئی مقام نہیں اور جن کا سب اثاث البیت دورانِ جنگ میں ضائع ہو چکا ہے۔ انکی نسبت یہ تجویز ہے۔ کہ تمام یورپ میں اور تمام گورنمنٹوں کے قلعوں میں ہمدردی پیدا کرنیکی کوشش کیجائے۔ چنانچہ ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جسکے ایجنٹ فرانس و انگلستان کو روانہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ ایسے لوگوں کی امداد کے لئے چندے اور نیز تاوانِ جنگ حاصل کرنیکی کوشش کرینگے۔ اس کمیٹی کے ممبروں کا خیال ہے کہ اب ہماری ترقی پولیٹکل جدوجہد سے نہیں ہوگی بلکہ صنعتی جدوجہد سے۔ اور وہ بھی یورپی تقلید کے ذریعے۔ چنانچہ وہ بینک کھولنے اور زندگی کے بیمے کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ نیز یہ کہ مغربی یورپ کی زرعی کلوں اور آلات کو رواج دیں۔ اور بنجر قطعاتِ اراضی میں درخت نصب کریں۔ انمیں سے بعض باتیں تو مفید معلوم ہوتی ہیں۔ مگر جب تک قرآن کریم کا پورا اتباع نہ کیا جائے گا۔ اور رسول کریم کا اسوہ حسنہ اختیار نہ کرینگے۔ ترقی ہرگز ممکن نہیں۔ مسلمانوں کی حکومتوں کا تو یہ حال ہے کہ بخارا ایک اسلامی ریاست ہے اسکی نسبت ایک روسی اخبار لکھتا ہے۔ صحت کا کوئی محکمہ ہی نہیں۔ نہ حفظان صحت کا انتظام ہے۔ ہندو افغانستان سے طاعون ایران سے چیچک چین سے دیگر امراض آتے ہیں۔ اور اسی سے ہر سال ۱۱ فیصدی آدمی تباہ ہوتے ہیں۔ جو حکومت منشاء الٰہی (جو سلطنتوں کے قیام سے ہے) کے پورا کرنے میں ساعی نہ ہوگی وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی +

ہند کے اوزان و پیمانے یکساں کئے جائینگے

ایک کمیٹی۔ ماپ تول کا یکساں طریق رائج کرنے پر غور کر رہی ہے اور چند اصحاب اس کام کیلئے نامزد ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں اتحاد اور کاروبار میں سہولیت پیدا کرنے کیلئے یہ تجویز بہت مفید ہے پیمانوں اور وزنوں کا اختلاف بعض اوقات عجیب مشکلات میں ڈالدیتا ہے۔ اور ان پڑھوں کو تو دھوکا بھی لگ جاتا ہے دس پر تقسیم ہو جانیوالے اوزان غالبًا بہت سہولیت پیدا کرینگے +

اصول شراکت

لمیٹڈ کمپنیوں کا اصول بہت عمدہ ہے اور اسلام میں شراکت کو بابرکت سمجھا گیا ہے لیکن افسوس کہ اب مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ ملکر تجارت تو کیا۔ کوئی کام بھی نہیں کر سکتے یا کرنا چاہتے۔ انگریزوں نے اور دیگر غیر مسلموں نے اسی اصل سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ ۱۲ و ۱۳

کی تازہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ بنگال میں اٹھ سو سنتالیس لمیٹڈ کمپنیاں ہیں جنہیں ستاسی کروڑ انچاس لاکھ سوا ہزار نو سو کا سرمایہ اعلان شدہ ہے۔گو وصول شدہ سرمایہ کی مقدار دو کروڑ اٹھتر لاکھ ایک ہزار چھیاسی روپے ہے دو سو انسٹھ کمپنیاں رجسٹرڈ ہیں +

ٹوپی سے انسان باوقار نہیں معلوم ہوتا

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم احاطہ بمبئی کو معلوم ہوا ہے کہ جو سکولوں کے ماسٹر سر پر پگڑی۔ دوپٹے کی بجائے صرف ٹوپی پہنتے ہیں۔وہ ہندوستانی طبقے میں۔لڑکوں کی مانند سمجھے جاتے ہیں اور باوقار نہیں معلوم ہوتے۔اسی لئے جب افسر معائنہ کے لئے آتے ہیں تو سارے معلم ٹوپی اوڑھے ہوئے نہیں پائے جاتے۔بنابریں ہدایت کی جاتی ہے کہ معلمین سر پر اس قسم کا لباس پہنیں جس سے باوقار معلوم ہوں۔اب سوال یہ ہے کہ کیا داڑھی منڈا معلم باوقار معلوم ہوتا ہے اور آیا اس کا اخلاقی اثر۔اور روحانی رعب طلباء پر پڑ سکتا ہے۔اور ایک داڑھی والے اُستاد کی عزت و تعظیم لڑکوں کے دلوں میں ہوتی ہے یا محلوق اللحیۃ کی امید ہے اس پر بھی غور کر کے مناسب ہدایات جاری کیجائینگی +

کلکتہ بڑا ہے یا بمبئی

اس بات پر جھگڑا ہو رہا ہے کہ کلکتہ بڑا ہے یا بمبئی۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے دن بمبئی کی آبادی نو لاکھ نو اسی ہزار چار سو پینتالیس تھی۔اور کلکتہ کی آٹھ لاکھ چھیانوے ہزار ستاسٹھ سو۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ بمبئی کی آبادی زیادہ ہے مگر بڑا دراصل وہ شہر ہے جس کے باشندوں نے صنعتی حرفتی۔تجارتی۔علمی۔ترقی کی۔تعداد میں زیادہ ہونا کوئی فضیلت کی بات نہیں۔انسان کی قدر تو علم و فضل سے ہے اور یہی اس کی ترقیات کا مدار ہے +

مدینہ میں یونیورسٹی ندارد

ہندوستان میں تو یونیورسٹی ابھی تک ملی نہیں۔اور نہ مسلمانوں کیلئے کوئی خاص بینک قائم ہوا۔نہ انکے مساکین و یتامیٰ و بیوگان کی امداد کے لئے کوئی خاص کوشش کی گئی۔نہ ان سے اپنے علیگڈھ کالج کا ایسا دینی انتظام ہو سکا۔کہ طلباء کے والدین ان سے خوش ہو سکیں +

مگر قسطنطنیہ میں جا کر چند بہادروں نے یہ سب کام کر دکھائے ہیں۔نو آبادیوں کا انتظام بھی ہو گیا۔بینک بھی قائم کر چکے۔اور مدینہ میں یونیورسٹی بھی قایم ہوگی۔نصاب بھی تیار ہو رہا ہے اور ان سب امور کے لئے ہندوستانیوں کی جیبوں سے روپیہ بھی نکل چکا ہے۔البتہ یہ خیریت ہے کہ ذوالفقار نواب جنگ بہادر نے مدینہ طیبہ سے لکھا ہے۔یہاں یونیورسٹی کا نام تک کسی سے نہیں سُنا۔نہ کوئی انتظام ہوا۔ +

دستوریت کا مبارک عہد

ایران میں جو کچھ ہوا۔وہ آپنے سُن لیا۔اور کچھ اور سُنینگے۔چین کی جو حالت ہے وہ کسی دوسرے نوٹ میں مندرج ہے۔ ترکی سے جو کچھ ہوا۔وہ تو بہت کچھ ناظرین نے سن لیا۔اور کچھ اور سُن لیں۔اب حکومت عثمانیہ کی حالت یہاں تک پہنچی ہے۔کہ سات کروڑ اسی لاکھ ایکڑ اراضی (جس میں زیادہ تر ممالک عرب کی اراضی شامل ہے) نیلام کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے اور اسے خریدنے والے کون ہیں۔ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مورد یہودی۔اور چار کروڑ فرنک قرض لینے کے لئے۔جرمن بینک سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔پھر اس مبارک عہد میں تیرہ ہزار تین سو سنتالیس مکانات قسطنطنیہ میں جل چکے ہیں۔حق یہ ہے کہ دستوریت کی اسلام میں اجازت نہیں جو مسلمان اسلام کے خلاف قدم اُٹھائیگا۔مُنہ کی کھائے گا +

سربیوں کی تاخت و تاراج

ستر اشخاص کا ایک خاندان تھا بدبخت سربیوں نے انکی زار حالی پر کچھ بھی رحم نہ کیا۔بلکہ دو سو گھوڑے سوا دو سو بھیڑیں۔پانسو بکریاں۔دو سو بوریاں مکی۔اکتیس سو بوریاں جو۔سو بوریاں گیہوں۔چالیس گھوڑوں کا بار مٹی کا تیل۔بیس گھوڑوں کا بار چینی۔بارہ گھوڑوں کا بار صابن چھین لیا۔انکے اصطبل۔کھیت۔غلہ کے کھتے لوٹ لئے۔اور خاندان کے تمام اشخاص کو مکان کے اندر بند کر کے۔ارد گرد گارد کا پہرہ بٹھا دیا۔انھوں نے قتل کے خوف سے۔آدھی رات کو دیوار میں سوراخ کیا۔اور بچکر نکل گئے۔اب وہ بچارے کھلے میدان میں برف و باران کے درمیان زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔اور بھوکے مر رہے ہیں گھاس کی جڑھوں۔درختوں کے پتوں اور چھال وغیرہ پر گزارہ ہے ایسا ہی مقام کرد جاجی کے قریب اسلامی آبادی سخت مصائب میں مبتلا ہے۔انکے گاؤں جلا دیئے گئے۔مال و اسباب لوٹا گیا۔اور باشندوں کو مار ڈالا گیا۔۵۲ ایسے شخص مارے گئے جن کا کوئی قصور نہ تھا۔انمیں سے عورتیں بھی ہیں +

سربیوں کے ظالم ہونے میں تو کچھ شبہ نہیں۔مگر کذالک نولی بعض الظالمین بعضاً کے مطابق جنپر ظلم ہوا۔وہ بھی کم ظالم نہیں تھے سو من اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔حق اس زمانہ میں مسیح موعود کی شکل میں آیا۔کیا کافروں کی سزا جہنم نہیں +

چین میں شورش

ناظرین کو چین کی خبروں سے معلوم ہوگا۔کہ وہاں کیسی بدامنی اور شورش ہے۔ایک انقلابی سوسائٹی جس کا سرپرست سن یات سین ہے اس نے پہلے تو مانچو شاہی خاندان کو تخت سے اُتار وانا اور جمہوری حکومت قائم کی۔یہ سوسائٹی بڑھتے بڑھتے اور دیگر پولیٹیکل انجمنوں کو اپنے اندر جذب کر کے۔منگ منگ کے نام سے مشہور ہوئی۔قصور نے اس کے ارکان کو اہل حل و عقد سے شمار کیا۔ڈاکٹر سن یات سین نے سوسائٹی کی پریسیڈنٹی یوآن شیہ کائی کو تفویض کر دی۔ادھر جب جمہوری گورنمنٹ سے انکی امیدیں بر نہ آئیں۔تو شورش پسندوں کی بن آئی۔اور جنوبی صوبجات اور اہل کانٹن نے بغاوت کر دی۔یوآن شیہ کائی کی رائے یہ ہے کہ **ایک متحد و قسم کی شاہی ہونی چاہیئے**۔دوسری طرف پریسیڈنٹ کی معزولی کی تدابیر ہو رہی ہیں +

دربار امرتسر کی بدانتظامی

دربار میں جو کچھ ہوتا ہے۔اس کی نسبت مسلمانوں نے کیا کہنا ہے خود سکھوں اور ہندوؤں کو اس کا اعتراف ہے۔حال میں تورنتن گورمکھی اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ ان جملہ خرابیوں کا باعث ہم خود ہی ہیں۔اگر ہم اپنی ماؤں بہنوں ساتھ دربار میں آئیں تو کسی کی کیا مجال کہ انکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے۔اگر ہم خود شراب نوشی نہ کریں تو دربار میں ایسے لوگ کیوں داخل ہوں۔دوسرے اگر چھڑیاں لیکر جائیں تو ٹونس لیا جاتا ہے مگر خود بندر اور کتے لیکر گھس آتے ہیں۔بیشک یہ امور کسی مذہبی معبد کے احترام کے منافی ہیں۔اور سکھوں کو بہت جلد اصلاح کرنی چاہیئے +

ہندوستان کے اخبارات

عرصہ دس سال کا گزرتا ہے ۷۵۶-اخبار تھے۔اور سنہ ۸-۱۹۰۷ء میں انکی تعداد ۷۵۳ ہوئی۔اور اب تک صرف دو اخباروں کا اضافہ ہوا۔کہتے ہیں پریس ایکٹ کی سختی کا نتیجہ ہے۔ہوگا۔مگر زیادہ تر تو اخبارات میں انکے مالکوں کو فائدہ نہیں ہوا۔بلکہ اکثر نے نقصان اُٹھایا ہے۔اس لئے اس کی چنداں دلچسپی نہیں رہی +

ہندوستانی عدالتیں

عدالتہائے ہند نے ۹۷۷ افراد کو مختلف جرائم میں پھانسی کی سزا دی جس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ ہندوستان میں قتل و خونریزی کی سپرٹ ایک خوفناک حد تک باقی ہے۔انمیں سے ۲۸۶ سزاؤں میں چیف کورٹ کے ذریعے تغیر و تبدل ہو گیا۔بہر حال یہ حالت قابل توجہ اہالیان ملک ہے۔اور ضرورت ہے کہ اخلاقی حالت کو سنوارا جائے۔اور مذہبی تعلیم کی اشاعت زیادہ ہو تاکہ یہ آئے دن کے قتل رُک جائیں +

یہ جنازہ غائب کیسا؟

حنفیوں میں نماز جنازہ غائب جائز نہیں۔مگر لاہور میں اعلان کیا گیا ہے

کہ بروز جمعہ شاہی مسجد میں شہداء کانپور کیلئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین متین و مفتیان شرع مبین اور کیا گورنمنٹ کے عمال کے مقابلہ میں مرنا۔ یا قتل ہونا شہادت ہے؟ کہنے والوں نے تو امام حسین رضی اللہ عنہ پر بھی الزام لگایا۔ مگر یہاں یہ صورت معاملہ نہیں۔ کیا اسلام نے اپنے حکام کے خلاف ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی ہے۔ اس میں تو ایک ہی صورت ہے کہ اگر تم اپنے حقوق میں خلل دیکھتے ہو۔ اور کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو اس ملک سے نکل جاؤ +

بیکانیریوں کے بھلے دن

جب کبھی بارش کم ہو یا قحط کے آثار ہوں تو خانہ بدوشوں کا ایک زمرہ پنجاب میں آجاتا ہے جب انسے پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں بیکانیری ہیں جس سے معلوم ہوتا کہ ریاست بیکانیر کی رعایا کی حالت زار ہے۔ اور اگرچہ اسمیں قدرتی مواقع کا دخل ہے مگر پھر بھی اگر وہاں کے راجہ کو اپنی رعایا کی بہبودی کا خیال ہو تو ان کی حالت ایسی نہیں ہوسکتی کہ وہ زن و مرد گھروں کے گھر ترک وطن پر مجبور ہوں۔ حال میں یہ خبر مسرت سے پڑھی جائیگی کہ ریاست میں مہاراجہ صاحب نے ایک قانونی کونسل کی منظوری دی ہے جسے قانون سازی کے علاوہ مالی اختیار بھی مل گئے۔ تو بہت کچھ بہتری کی امید ہوسکتی ہے +

قبضہ ایڈریانوپل

تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک دول کی مرضی کے خلاف ایڈریانوپل پر قابض رہنا نہیں چاہتے اور تمام مقامات دول نے بھی انفرادی طور پر مگر متفق اللفظ اسکے انخلاء کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ شائد ترک مان لینگے۔ گو حالات کچھ ایسے خطرناک نہیں ہیں۔ کیونکہ اتحادیان بلقان اب جنگ کرکر تھک چکے ہیں اور بمشکل انہیں باہمی صلح کے مبادی قائم ہوئے ہیں۔ اور بلغاریہ کی حالت تو یہانتک زار ہے کہ اسے رومانیہ نے اطلاع دی ہے کہ اگر ترمیم شدہ سرحد قبول نہیں کروگے۔ تو شنبہ کو صوفیہ پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ پس انہیں سے کوئی تازہ دم ہے تو رومانیہ۔ مگر وہ ترکی سے کچھ ایسی پرخاش نہیں رکھتا باقی رہ گئیں دول۔ وہ ضرور اپنے مقاصد کے ماتحت کچھ نہ کچھ کرکے رہینگی۔ اور شائد مناسبات پر راضی ہوں۔ جیسا کہ پہلے بھی کر چکی ہیں کہ ایڈریانوپل کے استحکامات گرادئے جائیں۔ اور پھر ان کھنڈروں اور مقبروں پر ترک ہی مجاوری کا حق ادا کریں +

عزیز بک جبل اخضر سے واپس آگیا

ترکوں کی طرف سے اہالیان طرابلس کا حامی اگر کوئی رہ گیا تھا تو عزیز بک۔ مگر وہ بھی چار سو سپاہیوں کے ساتھ واپس آگیا۔ کیونکہ اٹلی نے دولت علیہ کو دھمکی دی تھی کہ اگر اسے واپس نہ بلاؤ گے۔ تو ہم مقبوضہ جزیروں کو یونان کے حوالہ کردونگا۔ ترکی اس دھمکی میں آگئی۔ لیکن اس کا کچھ اتنا بڑا اثر طرابلس کے عربوں کے جوش پر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ شیخ سنوسی کی ہدایات کے ماتحت اپنا کام خوب کر رہے ہیں +

سر آغا خانکی ہمدردی اسلامیوں سے

مسلم لیگ لنڈن کے سالانہ اجلاس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "گذشتہ چند سال میں جو واقعات پیش آئے ہیں اسکے لحاظ سے ٹرکی انگریزی اثر کے حلقہ میں آنے پر نہ صرف رضامند ہے بلکہ اسکے لئے بے صبری کا اظہار کر رہی ہے۔ اور انگلستان کے حق میں یہ نہایت مفید ہے کہ ترکی ایشیا میں ایک خود مختار سلطنت کے طور پر قائم رہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی بہتری اسی میں سمجھتا ہوں کہ وہ گاؤکشی چھوڑ دیں۔ اور ایک کمیٹی منعقد کیجائے جسمیں ہندو مسلمان مشترکہ طور پر تفریح طبع اور کشتی وغیرہ کی ورزش کیا کریں"

جنگ بلقان میں نقصان مال وجان

مفصلہ ذیل اعداد جو ایک اخبار نے شائع کئے ہیں۔ عبرت حاصل کرنے اور خدا کے فرستادے کی پیشگوئیوں پر ایمان لانے کے لئے کافی ہیں:-

مانٹی نیگرو [illegible] اٹھارہ ہزار [illegible] ۵۰ لاکھ

ٹرکی [illegible] ایک لاکھ [illegible] اٹھ کروڑ

کل میزان تین لاکھ اٹھاون ہزار مقتول ومجروح اور تقریباً پچیس کروڑ پونڈ خرچ ہوئے + اف کسقدر جانوں کا نقصان اور کتنا مال یونہی ضائع ہوا۔ سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے والصلح خیر۔ جنگیں تو اسلام نے بھی کی ہیں مگر فتنہ کو مٹانے اور مذہبی آزادی پھیلانے اور دین کو خالص اللہ کے لئے بنانے کے لئے۔ نہ کہ فساد اور لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے +

نئی قسم کا چارہ

پنجاب میں جب بارش نہیں ہوتی۔ اور لوگوں کو مویشی کے لئے چارہ نہیں ملتا تو وہ اپنے مویشیوں کو لیکر دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں یا جانور بھوکے مرجاتے ہیں۔ مگر ولایت کے لوگوں نے برادے سے ایک قسم کا چارہ بنایا ہے جو ایسے موقعوں پر خوب کام دیتا ہے۔ اسکی ترکیب یوں ہے کہ گندھک کے تیزآب کی تیزی کو کم کرکے اسمیں برادہ ڈالدیتے ہیں جب وہ گل جاتا ہے۔ تو ۵۰ سیر بھاپ کی طاقت سے اسکو دبا لیتے ہیں۔ اور بعد ازاں ایسڈ کے اجزا کو جدا کرکے باقیماندہ حصہ میں اتنے ہی وزن کا برادہ اور ملالیتے ہیں +

اندھوں میں قوت حافظہ

اللہ تعالیٰ کسی مصلحت سے کسی کو ایک نعمت سے محروم کرتا۔ تو دوسری سے اسکی تلافی کردیتا ہے۔ بہت سی تحقیق کے بعد اب ولایت والے اس نتیجہ کو پہنچے ہیں۔ کہ اندھوں میں قوت حافظہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ ایک پادری صاحب نے گرجا میں لیکچر دیا۔ جسکے نوٹ کسی نے نہ لئے۔ مگر ایک بست سالہ نابینا لڑکی نے اسے اول سے آخر تک سنا دیا۔ مسلمانوں نے اس قوت حافظہ کو کسی زمانے میں خوب سمجھا تھا۔ اور انھوں نے اپنے نابیناؤں کو حفظ قرآن ایسے مفید کام میں لگادیا تھا۔ کاش اب بھی مسلمان ایسا ہی کریں +

وزارت انگلستان

امریکہ کا ہفتہ وار رسالہ انڈیپنڈنٹ لکھتا ہے کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ لارڈ چیف جسٹس کے عہدہ پر سر اوفس ایزک کا تقرر عمل میں آنیوالا ہے۔ لیکن چونکہ مارکونی کمپنی کے جھگڑا کی وجہ سے سر رُزرک پر مخالف پارٹی بہت ناراض ہے۔ اس لئے یہ بھی خبر ہے کہ اس عہدہ کا کام خود وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ ہی کریں۔ جس صورت میں غالباً مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان ہونگے۔ ہمارے خیال میں یہ تبدیلی غالباً امن کے حق میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ مسٹر ایسکوئتھ نے بلا لحاظ مصلحت اپنی تقریروں میں دل دکھانے والے الفاظ استعمال کرکے مسلمانوں میں شورش پیدا کردی ہے +

ایران کا حال

آجکل یہ ہے کہ بختیاری اہل قبائل جنھوں نے طہران سے محمد علی میرزا کو نکلوا کر آئینی گورنمنٹ قائم کی۔ اور جنھوں نے پھر محمد علی اور اسکے بھائی سالار الدولہ کے دوبارہ ایران پر قبضہ کرنے کی کوششوں کا تا حال مقابلہ کیا۔ اب خاص دارالخلافہ میں جنگی پولیس کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ فریقین کے چالیس آدمی ہلاک و زخمی ہوچکے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی

جیسا کہ میں پچھلے اخبار میں بیان کرچکا ہوں۔ آنکھوں والوں اور اندھوں میں بہت سے فرق ہوتے ہیں اور قرآن شریف کا دعویٰ ہے۔ کہ ایک بینا اور نابینا میں جو فرق ہیں اگر دریافت کرکے اسلام اور دیگر مذاہب پر چسپاں کئے جائیں۔ تو ثابت ہوگا کہ اسلام ان خصوصیات کا جامع ہے جو بینا میں پائی جاتی ہیں۔ اور غیر مذاہب پر وہ احوال چسپاں ہوتے ہیں۔ جو نابینا پر گزرتے ہیں۔ چنانچہ مَینے اپنے پچھلے مضمون میں ان فرقوں میں سے ایک فرق کا ذکر کیا تھا +

اس نمبر میں مَیں ایک اور فرق کا ذکر کرتا ہوں جو بینا اور نابینا میں پایا جاتا ہے +

بینا جب کسی چیز کی تلاش کرتا ہے تو اسے ایکدفعہ دیکھ کر اٹھا لیتا ہے لیکن نابینا کو جس چیز کی تلاش ہو۔ وہ بہ سبب بصارت کے فقدان کے اسے ایک ہی دفعہ نہیں پکڑ سکتا بلکہ مجبور ہوتا ہے کہ کئی چیزوں کو ٹٹول کر معلوم کرے کہ حق کیا ہے اور پھر بھی اسے دھوکا رہتا ہے۔ کہ آیا میں ٹھیک نتیجہ پر پہنچا ہوں یا نہیں۔ پہلے ایک چیز پر ہاتھ مارتا ہے پھر معلوم کرتا ہے کہ یہ وہ چیز نہیں کہ جسکی مجھے جستجو تھی۔ پھر دوسری چیز کو پکڑتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ یہ بھی وہ چیز نہیں کہ جسکی مجھے تلاش تھی +

یہی حال اسلام اور دیگر مذاہب کا ہے اسلام نے جو تعلیم اوّل دن سے دی ہے اسکے بدلنے اور متغیر و متبدل کرنیکی ابتک کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اور نہ کبھی آئیگی ابتداء اسلام سے خدا تعالےٰ کے متعلق یہ تعلیم دیگئی ہے کہ وہ ایک ہے اور تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ کوئی صداقت یا تعلیم ایسی دریافت نہیں ہوئی۔ جس نے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کیا ہو۔ خدا ایک ہے اور ایک ہی رہے گا۔ اسلام کو کبھی اس عقیدے کے تبدیل کرنیکی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اسی طرح انبیاء کے وجود پر ایمان لانا اسلام کے اصولی مسائل سے ہے۔ یہ تعلیم بھی ابتک ویسی ہی چلی جاتی ہے۔ اور دُنیا کی کسی نئی ایجاد یا کسی جدید علم نے یہ ثابت نہیں کیا کہ یہ عقیدہ اسلام نے ایک نابینا کیطرح اختیار کرلیا تھا۔ اور بعد میں غلط ثابت ہُوا۔ اور غلط ہو بھی کیونکر سکتا ہے۔ اسکی بناء صرف عقل اور ذہن پر ہی نہیں۔ بلکہ صحیح مشاہدات پر ہے اور صحیح مشاہدات میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا +

اسی طرح دُعا۔ تقدیر۔ ملائکہ کا وجود۔ الہام۔ بعث بعد الموت جنت دوزخ۔ اسلام کے اصولی مسائل میں سے ہیں۔ لیکن تیرہ سو سال کے اندر کسی نئے انکشاف نے انکو غلط ثابت نہیں کیا بلکہ جب کبھی کوئی نیا علم دریافت ہوتا ہے تو انکی تصدیق ہی ہوتی ہے اور صرف ذہنی باتوں سے ہی یہ مسائل ثابت نہیں ہوتے بلکہ لاکھوں انسان اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں ایسے گزرے ہیں جنھوں نے مذکورہ بالا مسائل میں سے اس دُنیا سے تعلق رکھنے والے مسائل دُعا۔ قدر۔ ملائکہ۔ الہام کی صداقت کا عینی مشاہدہ کیا۔ اور اس طرح اس ایمان کو پہنچ گئے جسکے بعد شک اور تردد رہ ہی نہیں سکتا +

عقائد کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اعمال انسانی کے متعلق بھی ایسی تعلیم دی ہے کہ جسمیں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اور شروع سے لیکر آخر تک ہر ایک حکم ایسا پختہ اور محکم ثابت ہُوا ہے۔ کہ اسکی صداقت میں کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ یورپ نے آجکل علمی اور عملی رنگ میں بہت کچھ ترقی کی ہے مگر باوجود اس ترقی کے قرآن کریم کے ایک حکم کو بھی غلط یا ادنیٰ یا خلاف عقل ثابت نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس ترقی کے باوجود جس بات میں یورپ ایسی راہ پر چلتا ہے جو قرآن شریف کے خلاف ہے تو اسے سخت شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑتا ہے جیسا کہ طلاق اور کثرت ازدواج اور حقوق النسوان کے مسائل ہیں کہ ایک مدت تک یورپ نے اپنے خود ساختہ اصول کو اعلیٰ بتایا۔ مگر اب اسے اقرار کرنا پڑا ہے کہ وہ غلطی پر تھا اور اسلام نے جو کچھ بتایا تھا وہی درست اور حق تھا۔ اور اسکی بناء ایسے ہی مشاہدہ پر تھی جیسے کہ ایک بینا کی شہادت مشاہدہ پر ہوتی ہے +

غرض کہ اسلام نے جو کچھ بتایا ہے وہ ہمیشہ سے اپنی اصل حالت پر قائم ہے اور کسی علم جدید یا فلسفۂ جدید نے اس کے ایک نکتہ یا شوشہ کو بھی غلط ثابت نہیں کیا۔ بلکہ علوم صحیحہ سے اسکی تصدیق اور تائید ہی ہوئی ہے۔ پس اسلام کی گواہی ایک بینا کی گواہی ہے جو آنکھوں سے دیکھ کر حق و باطل میں فرق کرکے مشاہدہ کی بناء پر گواہی دیتا ہے +

اسلام کے علاوہ دیگر جسقدر مذاہب ہیں جب انکی تاریخ کو دیکھا جائے تو ایک اور ہی عالم نظر آتا ہے وہ بجائے ایک اصل پر قائم رہنے کے زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ اور کوئی نئی تحقیقات ہو۔ انکو انکی غلطی سے آگاہ کر دیتی ہے۔ اور بہت سی نئی تحقیقاتیں ایسی ہوئی ہیں کہ جنکے منصۂ ظہور میں آنے سے ان مذاہب کو بھی اپنے عقائد میں فرق کرنا پڑا ہے۔ اور انکے اس تغیر و تبدل کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انکی مثال ایک نابینا کی ہے جو ایک چیز کی تلاش میں ایک جگہ ہاتھ مارتا ہے۔ پھر اپنی غلطی معلوم کرتا ہے اور اسکی تلاش دوسری جگہ پر کرتا ہے پھر وہاں بھی ناکام رہتا ہے پھر ایک تیسری جگہ ہاتھ مارتا ہے اور وہاں بھی اپنا مطلوب نہیں پاتا۔ غرضکہ اسی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ تلاش کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ بعد تجسس بسیار مطلوبہ شے پالیتا ہے اور بعض دفعہ بالکل ہی ناکام رہتا ہے +

اسوقت کے مشہور مذاہب میں اوّل نمبر پر مسیحی مذہب اور دوم نمبر پر ہندو مت ہے۔ ان دونوں کے احوال پر اگر غور کریں۔ تو اسبات کی صداقت بالکل عیاں ہوجاتی ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ مسیح کے پیرو مسیح کو اس جسم سمیت جسمیں وہ دُنیا میں ظاہر ہُوا خدا کہتے اور خدا کا بیٹا یقین کرتے تھے اور مریم کو بھی کچھ صفات الوہیت سے متصف کرتے تھے۔ پھر جب علوم نے ترقی کی تو انھوں نے اس عقیدہ کو چھوڑ دیا۔ اور اس دُنیا پر آنیوالے مسیح اور بیٹے میں ایک فرق کرنا شروع کیا۔ پراٹسٹنٹ مذہب نے اسمیں اور بھی اصلاح کردی۔ اور حضرت مریم کے بُت کی پُوجا کو رَدّ کر دیا پھر اور ترقی ہوئی۔ تو عقیدہ تثلیث میں بھی نقائص نظر آئے۔ اور ایک جماعت نے اسکی اصلاح کرکے تین حیثیت کا ایک ہی خدا تسلیم کیا۔ پھر اور علوم کا انکشاف ہُوا تو توحید کے قائل فرقے بھی نکل پڑے۔ اور اب یورپ رفتہ رفتہ اپنی اصلی جگہ کو چھوڑ رہا ہے مگر یہ مضمون اتنا لمبا ہے کہ میں اسی ایک مثال پر بس کرتا ہوں +

ہندوازم کا بھی یہی حال ہے کسی زمانہ میں ہندوؤں نے دریاؤں۔ پہاڑوں کو خدا سمجھ کر پُوجنا شروع کیا۔ مگر جب ذرا واقفیت بڑھی اور اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ تو اس پُوجا کے عجیب عجیب فلسفہ بیان کرنے شروع کئے۔ جب ذرا اور ترقی ہوئی۔ تو ان اشیاء کو خدا یا بعض دیوتاؤں کا مظہر تسلیم کیا گیا علم کی وسعت سے جب یہ عقیدہ بھی غلط معلوم ہُوا۔ تو انھیں پرمیشور کا جلوہ گاہ قرار دیا گیا۔ جب علم نے اور بھی ترقی کی تو پنڈت دیانند نے اس عقیدہ کو ہی باطل قرار دیکر آگ پانی وغیرہ کو خدا کی صفات قرار دیدیا۔ اور اس طرح ہندوازم رفتہ رفتہ اس توحید کیطرف آگیا جو اسلام نے ابتداء سے ہی دُنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ گو اب بھی اسمیں بہت سے نقص پائے جاتے ہیں +

تصدیق المسیح

تشریعی نبوت پر امام ابن قیم کی گواہی

ہم الفضل کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں یہ بات بادلائل ثابت کر چکے ہیں۔ کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تشریعی اور غیر تشریعی اور اسکے ساتھ ہی ہمنے یہ بھی ثابت کر دکھایا تھا (بفضل اللہ) کہ حضرت مسیح کی نبوت غیر تشریعی تھی اور یہ جو ہمارے مخالفین لکھتے ہیں، کہ حضرت مسیح شریعت لائے تھے یہ غلط ہے اور قرآن شریف اسکی تائید نہیں کرتا +

اس مضمون کے بعد اگرچہ اس بارہ میں کچھ اور لکھنے کی حاجت نہ تھی۔ اور خدا کے فضل سے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالدی گئی تھی مگر اس خیال سے کہ بعض طبیعتیں عقلی دلائل سے نہیں مان سکتیں بلکہ خود انکی مسلمہ کتب سے بھی اگر کوئی بات ثابت کر دیجائے تو انھیں اسوقت اسکے ماننے میں تامل ہوتا ہے جب تک کہ انکے کسی مانے ہوئے بزرگ نے بھی وہی خیال نہ ظاہر کیا ہو۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر کسی گزشتہ امام کی رائے بھی نقل کر دیجائے تاکہ بعض لوگ جو اس طریق برہان کو پسند کرتے ہیں۔ ان پر بھی حجت ہو جائے۔ یہ ایک مشہور بات ہے کہ حضرت ابن عربی صاحب نے اس مسئلہ پر وہی رائے دی ہے۔ جو ہمارے حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے۔ لیکن آج ہم امام ابن قیم کی شہادت نقل کرتے ہیں جس میں انھوں نے نہ صرف یہ گواہی دی ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی دو قسم کی ہے بلکہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح کی نبوت غیر تشریعی تھی۔ چونکہ امام ابن قیم صوفیا اور محدثین دونوں کے نزدیک مانے ہوئے بزرگ ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ دونوں فریق پر اس رائے کے پڑھنے کے بعد حجت پوری ہو جائیگی۔ اور انصاف پسند طبیعتیں انکار کی بجائے اقرار میں اپنی سلامتی دیکھینگی +

امام ابن قیم اپنی کتاب ہدایۃ الحیاریٰ من الیہود والنصاریٰ میں نصاریٰ کی نماز کی نسبت فرماتے ہیں حاش المسیح ان تکون ھذہ صلاتہ او صلاۃ احد من الحواریین فالمسیح کان یقرأ فی صلاتہ ماکان الانبیاء و بنو اسرائیل یقرؤنہ فی صلاتھم من التوراۃ والزبور۔ مسیح اس بات سے بہت دور ہے کہ یہ نماز (جو نصاریٰ پڑھتے ہیں) اسکی یا اسکے حواریوں میں سے کسی کی نماز ہو۔ اور حضرت مسیح تو اپنی نماز میں وہی کچھ پڑھا کرتے تھے۔ جو انبیاء اور بنی اسرائیل پڑھا کرتے تھے یعنے توراۃ و زبور سے۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابن قیم کا یہی مذہب تھا کہ حضرت مسیح کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ آپ اسی توراۃ کی شریعت پر قائم تھے +

پھر آگے چلکر آپ فرماتے ہیں۔ وھم یقرون ان المسیح قال انما جئتکم لاعمل بالتوراۃ و بوصایا الانبیاء قبلی وما جئت ناقضا بل متمما ولان تقع السماء علی الارض أیسر عند اللہ من ان انقض شیئا من شریعۃ موسی ومن نقض شیئا من ذلک یدعا ناقضا فی ملکوت السماء وما زال ھو واصحابہ کذلک الی ان خرج من الدنیا وقال لاصحابہ اعملوا بما رأیتمونی اعمل وارضوا من الناس بما رضیتکم بہ ووصوا الناس بما وصیتکم بہ وکونوا معھم کما کنت معکم وکونوا لھم کما کنت لکم وما زال اصحاب المسیح بعدہ علی ذلک قریبا من ثلاثمائۃ سنۃ ثم اخذ القوم فی التغییر والتبدیل والتقرب الی الناس بما یھوون ومکایدۃ الیھود ومناقضتھم بما فیہ ترک دین المسیح والانسلاخ منہ جملۃ فراوا الیھود قد قالوا فی المسیح انہ ساحر مجنون ممخرق ولد زانیۃ فقالوا ھو اللہ تام وھو ابن اللہ وراوا الیھود یختتنون فترکوا الختان وراوھم یبالغون فی الطھارۃ فترکوھا جملۃ وراوھم یتجنبون مواکلۃ الحائض وملامستھا جملۃ فجامعوھا وراوھم یحرمون الخنزیر فاباحوہ وجعلوہ شعار دینھم وراوھم یحرمون کثیرا من الذبائح والحیوان فاباحوا مادون الفیل الی البعوضۃ وقالوا کل ماشئت ودع ماشئت لاحرج وراوھم یستقبلون بیت المقدس فی الصلاۃ فاستقبلوا ھم الشرق وراوھم یحرمون علی اللہ نسخ شریعۃ شرعھا فجوزوا ھم لاساقفتھم وبتارکتھم ان ینسخوا ماشاءوا ویحللوا ماشاءوا ویحرموا ماشاءوا وراوھم یحرمون السبت ویحفظونہ فحرموا ھم الاحد واحلوا السبت مع اقرارھم بان المسیح کان یعظم السبت ویحفظہ وراوھم ینفرون من الصلیب فان فی التوراۃ ملعون من تعلق بالصلیب والنصاری تقر بھذا فعبدوا ھم الصلیب کما ان فی التوراۃ تحریم الخنزیر نصا فتعبدوا ھم باکلہ وفیھا الامر بالختان فتعبدوا ھم بترکہ مع اقرار النصاری بان المسیح قال لاصحابہ انما جئتکم لاعمل بالتوراۃ ووصایا الانبیاء قبلی وما جئت ناقضا بل متمما ولان تقع السماء علی الارض ایسر عند اللہ من ان انقض شریعۃ موسی

عبارت منقولہ بالا کا ترجمہ یہ ہے کہ نصاریٰ اقرار کرتے ہیں کہ مسیح نے فرمایا تھا کہ میں نہیں آیا مگر اس لئے کہ تورات پر عمل کروں۔ اور ان انبیاء کی وصیتوں کے مطابق جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں اور میں شریعتوں کے توڑنے کیلئے نہیں بلکہ انکے پورا کرنیکے لئے آیا ہوں۔ اور یہ کہ آسمان کا زمین پر گر جانا خدا کیلئے زیادہ آسان ہے بنسبت اسکے کہ میں شریعت موسیٰ کا کوئی حصہ منسوخ کر دوں اور جو کوئی شخص شریعت کو توڑے وہ آسمانی بادشاہت سے کاٹا جائیگا (مسیحیوں کا یہ اقرار نقل کرنیکے بعد امام صاحب فرماتے ہیں کہ) مسیح اسی حالت پر رہے۔ یہانتک کہ دُنیا سے گزر گئے۔ اور مسیح نے کہا کہ تم نے جسطرح مجھے کرتے دیکھا ہے عمل کرتے رہو اور میری وصیت کے مطابق لوگوں کو تعلیم دو۔ اور جسطرح میں تم سے سلوک کرتا رہا ہوں۔ تم بھی کرو۔ پھر حضرت مسیح کے حواری بھی اسی حالت پر رہے یہانتک کہ تین سو سال گزر گئے۔ اسکے بعد تغیر و تبدل ہونے لگا۔ اور انھوں نے یہودیوں کی مخالفت کرنی شروع کی اور جو کچھ یہودی کرتے اسکے خلاف کرتے۔ اگر وہ مسیح کو ساحر و مجنون کہتے تو یہ خدا اور ابن اللہ کہتے اگر یہودی ختنہ کرتے تو انھوں نے ختنہ ترک کر دیا۔ یہودی بہت پاک رہتے۔ پادریوں نے بالکل غلیظ رہنا شروع کر دیا۔ اسی طرح حائضہ سے اجتناب۔ خنزیر سے پرہیز۔ حلال و حرام اور بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنا۔ اور شریعت کی پابندی۔ اور ہفتہ کو سبت بنانا۔ غرض ہر ایک معاملہ میں یہودیوں کی مخالفت شروع کر دی۔ اسی طرح یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ مصلوب ملعون ہوتا ہے انھوں نے صلیب کی پوجا شروع کر دی۔ اسی طرح توراۃ کے حکم ختنہ کرنے۔ اور خنزیر سے پرہیز کے خلاف کرنے لگے۔ حالانکہ خود اقرار بھی کرتے ہیں۔ کہ مسیح نے اپنے صحابہ کو کہا تھا کہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تورات اور پہلے انبیاء کی وصایا پر عمل کروں اور اسکے توڑنے کیلئے نہیں بلکہ پورا کرنے کیلئے آیا ہوں۔ اور یہ بات خدا پر آسان ہے کہ آسمان زمین پر گر جائے۔ بجائے اس کے کہ موسیٰ کی شریعت کو توڑوں +

اب اس عبارت کو پڑھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام ابن قیم کا یہی مذہب تھا کہ حضرت مسیح شریعت موسوی کو توڑنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آئے تھے اور اس پر عامل تھے اور خود ہی عامل نہ تھے بلکہ اپنی وفات کے وقت اپنے حواریوں کو بھی یہی وصیت کی۔ کہ وہ بھی اس شریعت پر عامل ہوتے رہیں۔ اور اپنی طرف سے کوئی نئی بات ایجاد نہ کریں۔ اور پھر امام صاحب فرماتے ہیں کہ تین سو سال تک اسی طرح عمل ہوتا رہا۔ مگر اس کے بعد صرف یہودیوں کی عداوت کی وجہ سے مسیحیوں نے تورات پر عمل چھوڑ دیا۔ اور ان کے خلاف کرنے لگے +

امید ہے کہ امام ابن قیم کی اس رائے اور شہادت کے پڑھنے کے بعد بہت سے لوگوں کی تسلی ہو جائے گی۔ اور انھیں معلوم ہو جائے گا کہ رسول کریم کے بعد آپ کے خدام میں سے آئمہ کا یہی مذہب رہا ہے کہ شریعت دو قسم کی ہے۔ تشریعی اور غیر تشریعی اور یہ کہ حضرت مسیح کی نبوت غیر تشریعی تھی +

امر بالمعروف

اپنے بھائی کی تحقیر نہ کرو

اپنے بھائی۔ اپنے دست و بازو بھائی۔ اپنے دکھ سکھ کے شریک بھائی کی تذلیل و تحقیر اور پھر وہ بھی عین مجلس میں علے اعین الناس۔ کچھ شک نہیں۔ کہ ایک حرکت ناشائستہ اور فعل ناشائستہ ہے۔ کیا بھائی اس لئے بنائے جاتے ہیں۔ کیا اخوت کا مقصد یہ ہے کہ جو کام دشمن نے کرنا ہے وہ دوست کرے۔ جس امر شنیع کی روک و تھام اسپر فرض ہے۔ اس امر کا مرتکب بذاتہ ہو۔ ہرگز نہیں۔ مگر کیا کہیئے۔ ان فرعون بے سامان۔ اصحاب استکبار کے خدا جانے ان کا دماغ جراثیم خبیثہ کبر کا مکن کیوں ہے۔ کہ جیپر حیوده مجندہ سعادت ہزار نفرین کرتے ہیں۔ مجلس میں بیٹھے ہیں ایک دہریہ سے ایک مسئلہ رسالت کے منکر سے۔ راستبازوں کو مفتری کہنے والے سے۔ ایک یوم الآخر کے کافر سے۔ ایک بدچلن فاسق فاجر سے۔ ایک آئمہ عظام کی ہتک کرنے والے سے ایک امن کے دشمن۔ اسلام کے عدو سے۔ تو بصد لطف و ملائمت پیش آئینگے اور انھیں مؤلفۃ القلوب کی مد میں رکھ لینگے۔ مگر اپنے بھائی کو بے نقط سنائینگے۔ اور نہیں جانتے کہ اس اثم کبیرہ کا ارتکاب انھیں جہنم کی کونسی تہ میں پہنچانے والا ہے۔ سرور کائنات فخر موجودات۔ کہ ہماری جانیں قربان ہیں اس ہادیٔ راہ ہدیٰ پر۔ کو ارشاد ہوتا ہے۔ واخفض جناحك للمومنين۔ اپنا بازو مومنوں کے لئے جھکا دے۔ اور ان سے بتواضع پیش آ۔ اور وہ پاکوں کا سردار۔ احمد مختار۔ اس حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ مگر یہ بدنام کنندۂ انسانیت ہیں کہ کسی کو خیال میں نہیں لاتے۔ ان کا بھائی انکے سامنے آتا ہے۔ تو اس سے السلام علیکم سننے کے روادار نہیں۔ ہاتھ ملانا دشوار ہے۔ اور اسے عزت کے ساتھ بٹھانا۔ تو محال عقلی ہے۔ چند ٹکوں پر اسقدر تکبر۔ اس فنا ہو جانیوالے مال پر اتنا تبختر۔ حالانکہ ذرا سوچیں۔ اور کچھ بھی غور کریں تو ان پر حقیقت کھل جائے کہ مسلمان ہونا ایک ایسی عزت ہے کہ اسکی برابری ہفت کشور کی شہنشاہی نہیں کر سکتی۔ خدا تعالےٰ اپنی آخری کتاب میں اعلان فرماتا ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ پس ایک مسلم دوسرے مسلم کے پاس آتا ہے تو اسکی توقیر و تحریم۔ تعظیم و تکریم دوسرے مسلم پر واجب ہے رسول کریم کا بھی یہی ارشاد ہے کہ المومن مراۃ المومن جس سے معلوم ہوا کہ ایک مومن اپنے دوسرے بھائی کو آئینہ سمجھے اور اسمیں اپنا آپ دیکھے۔ اپنے عیب و صواب کا مطالعہ کرے۔ یہ نہیں کہ سر محفل اسپر نکتہ چینی شروع کر دے اور یوں اپنے تقدس و تطہر کا سکہ جمانا چاہے کہ ملائکہ صد ہزار نفرین بھیجتے ہیں۔ اس حرکت شنیعہ و فعل قبیحہ پر تم اگر اپنے بھائی پر کوئی حملہ کرتے ہو۔ تو یاد رکھو۔ کہ اسکے پہلے مخاطب تم ہو۔ اور یہ حملہ دراصل تمہاری اپنی ہی جان پر ہے۔ کہ وہ تمہارا بھائی ہونے کی حیثیت سے تمہاری قوم کا ایک جزو ہے۔ پس چاہیئے کہ اکرموا اخاکم کا فرمان واجب الاذعان ہر وقت تمہیں مدنظر ہے۔ تمہاری بات بات میں اپنے بھائی کا احترام و اکرام ٹپکے۔ اور دنیا کے فرزند یہ یقین کر لیں کہ یہ مسلمان اعضاء یکدیگر ہیں۔ ایک عضو پر چوٹ آتی ہے۔ تو دوسرے کو اعضاء کو بھی قرار نہیں رہتا۔ پس انہیں سے ایک کی تذلیل یا تحقیر تمام قوم کی تذلیل و تحقیر ہے +

میری اس تحریر سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کا دروازہ بند ہے ہرگز نہیں۔ جب تم اپنے بھائی میں کوئی نقص پاؤ۔ تو نہایت ادب سے نہایت اخلاص سے نہایت محبت سے نہایت پیار سے۔ بڑے دلچسپ و دلآویز رنگ میں اسے علیحدگی میں سمجھاؤ۔ اسکے لئے دعا کرو۔ راتوں کو اسکے لئے اٹھ اٹھ کر حضور رب غفور میں گڑگڑا کر دعائیں مانگو۔ کہ الٰہی میرے بھائی پیارے بھائی کی اصلاح کر دے۔ اسے نیکی کی توفیق دے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ سر محفل اس کا نام لیکر اس کو ٹوکو۔ یا ایسے الفاظ میں بات کرو۔ کہ حاضرین اسے اس کا مورد سمجھیں۔ ایسا ہی جب تم کسی کسی اہم دینی یا دنیاوی امر میں بات کرنے لگو تو ضرور ہے کہ ایک تم میں سے تمہارا امیر ہو۔ پس وہی سب کیطرف سے بات کرے یہ نہیں کہ سب یکدم بول اٹھیں۔ اور پھر بجائے اسکے کہ خصم پر حجت قائم کر دیا اسے سمجھاؤ۔ آپس میں ہی لڑنے لگ جاؤ۔ یہ بہت بڑا مرض ہے۔ جہانتک جلد ممکن ہو اسکے دفعیہ کی تدابیر کرو۔ اسلام نے امیر کا مسئلہ ایسا رکھا ہے کہ اسپر عمل کرنیسے کوئی بھی مشکل پیش نہیں آتی۔ اور اسکے خلاف کرنیسے ہزاروں مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ مینے۔ اکثر دیکھا ہے کہ چند بھائی کہیں جا رہے ہیں۔ کسی مخالف سے کوئی گفتگو پیش آگئی۔ اب ہر ایک اسکو اپنے رنگ میں جواب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک کا مذاق جدا ہے اسلئے آپس میں ہی اختلاف پڑ جاتا ہے اور خصم سے ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ ایسی صورتوں میں لازم ہے کہ پہلے اپنی طرف سے ایک ہوشیار آدمی کو مقرر کر دو۔ اور اسکی بات میں کوئی بات نہ کرو۔ نہ اسے جھٹلاؤ۔ نہ اسے بیوقوف و احمق بناؤ۔ کہ ایسا کرنے سے تمہاری دانشمندی پر حرف آئیگا۔ جو قوم مامور من اللہ کی قوم کہلاتی ہے۔ اسکی ایک ایک حرکت پر لوگوں کا دھیان ہوتا ہے پس تم سنبھل جاؤ۔ اور اپنے تئیں عرضہ سہام ملام نہ بناؤ۔ تم آپس میں ایسا اتحاد و اتفاق رکھو۔ کہ اعداء پر اس کا خاص رعب ہو صحابہ کرام نے اس گر کو خوب پا لیا تھا۔ اس لئے وہ ہر میدان میں مظفر و منصور ہوئے۔ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما میں کچھ مناقشات تھی۔ مگر جب ایک غیر مسلم سے مقابلہ پیش آنے کی خبر سنی تو ایک نے دوسرے کی فوج کا سپاہی بنکر کام کرنیکا ارادہ ظاہر کیا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بصد تعظیم و تکریم پیش آؤ۔ کہ غیر بھی تمہاری عزت کریں۔ اگر تم اپنے بھائی کو بیوقوف کہو گے تو پھر اغیار جو کچھ بھی اسے کہیں تھوڑا ہے۔ تمہاری قوت غضبی تمہارے بھائی کیلئے نہیں۔ بلکہ وہ تو شیطان کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے ہے۔ نقار رکھنا ہے تو کفر سے رکھو نہ کہ ایمان سے۔ بغض ہے تو اس کا محل فسق ہے نہ کہ تقوےٰ۔ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی معیت چاہتے ہو۔ تو اپنے اندر وہ باتیں پیدا کرو جو والذین معہ کی شان میں آئی ہیں۔ اشداء علی الکفار۔ رحماء بینہم کفار کے مقابلہ میں مضبوط ہو جاؤ۔ مگر آپس میں رحیم کریم رہو +

احمد قادیانی کے مرید بنتے ہو۔ تو اسکی تعلیم پر چلو۔ اور پڑھو وہ کشتی نوح میں کیا فرماتا ہے۔ وہ تو سچا ہونیکی صورت میں بھی جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پس ہے کوئی تم میں سے سعید روح ہے کوئی تم میں سے پاک فطرت جو میرے اس قول پر دل سے نکلے ہوئے کلمہ پر لبیک کہے۔ اور آئندہ کے لئے عہد کرے کہ **میں اپنے بھائی کی کبھی تحقیر نہیں کرونگا۔ نہ زبان سے نہ عمل سے۔** ہمیشہ اس کا اکرام ایسا ہی مدنظر رہے گا جیسا میں اپنے لئے چاہتا ہوں کہ لوگ میرا اکرام کریں۔ سر محفل مجھے ذلیل نکریں۔ کیونکہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کوئی تم میں سے مومن کامل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہے۔ کوئی نہیں چاہتا کہ میری بات کوئی ٹوکے یا عام مجلس میں کوئی ذلیل کرے یا مجھے حقیر سمجھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنے بھائی کیلئے وہ بات پسند کرو۔ جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ کیا ایسا کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپکے ایمان میں کوئی نہ کوئی نقص ہے۔ جو ایک مومن کیلئے قابل افسوس بات ہے۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنا طرز عمل بالکل صحابہ کرام کا بنا لے وہ ایک دوسرے کی بہت عزت کرتے تھے باوجود بہت سی بے تکلفی کے حفظ وقار کو ہاتھ سے نہ دیتے تھے بعض لوگوں کو مینے دیکھا ہے۔ کہ وہ اپنے دوست یا اپنے دینی بھائی کو سخت سست کہہ جاتے ہیں یا برے لقب سے ملقب کر لیتے ہیں لیکن جب پوچھا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ یہ معمولی بات ہے یہ میرا ... [illegible] خدا توفیق دے +

تاریخ اسلام

سیرت النبی - غیرت دینی

کعب بن مالک

رسول کریم کی غیرت دینی کے ظاہر کرنے کیلئے اگرچہ پچھلی مثال بالکل کافی تھی۔ لیکن میں اسجگہ ایک اور واقعہ بھی لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں جس سے خوب روشن ہوجاتاہے کہ رسول کریم نہ صرف دشمنوں کے مقابلہ میں غیرت دینی کا اظہار فرماتے تھے۔ بلکہ دوستوں سے بھی اگر کوئی حرکت ایسی ہوتی جس سے احکام الٰہیہ کی ہتک ہوتی ہو۔ تو آپ اسپر اظہار غیرت سے باز نہ رہتے اور اس خیال سے خاموش نہ رہتے کہ یہ ہمارے دوستوں کی غلطی ہے اسے نظر انداز کر دیا جائے۔

حضرت کعب ابن مالک فرماتے ہیں۔ لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا الا فی غزوۃ تبوک غیر انی تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاقب احد تخلف عنھا انما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم وبین عدوھم علی غیر میعاد ولقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام وما احب ان لی بھا مشھد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منھا کان من خبری انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزاۃ واللہ ما اجتمعت عندی قبلہ راحلتان قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرھا حتی کانت تلک الغزوۃ غزاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا وعدوا کثیرا فجلی للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ غزوھم فاخبرھم بوجھہ الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر ولا یجمعھم کتاب حافظ قال کعب فما رجل یرید ان یتغیب الا ظن ان سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی اللہ وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الغزوۃ حین طابت الثمار والظلال وتجھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ فطفقت اغدو لکی اتجھز معھم فارجع ولم اقض شیئا فاقول فی نفسی انا قادر علیہ فلم یزل یتمادی بی حتی اشتد بالناس الجد فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ ولم اقض من جھازی شیئا فقلت اتجھز بعدہ بیوم او یومین ثم الحقھم فغدوت بعد ان فصلوا لاتجھز فرجعت ولم اقض شیئا ثم غدوت ثم رجعت ولم اقض شیئا فلم یزل بی حتی اسرعوا وتفارط الغزو وھممت ان ارتحل فادرکھم ولیتنی فعلت فلم یقدر لی ذلک فکنت اذا خرجت فی الناس بعد خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطفت فیھم احزننی انی لا اری الا رجلا مغموصا علیہ النفاق او رجلا ممن عذر اللہ تعالی من الضعفاء ولم یذکرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بلغ تبوک فقال وھو جالس فی القوم بتبوک ما فعل کعب فقال رجل من بنی سلمۃ یا رسول اللہ حبسہ برداہ ونظرہ فی عطفیہ فقال معاذ بن جبل بئس ما قلت واللہ یا رسول اللہ ما علمنا علیہ الا خیرا فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کعب بن مالک فلما بلغنی انہ توجہ قافلا حضرنی ھمی فطفقت اتذکر الکذب واقول بماذا اخرج من سخطہ غدا واستعنت علی ذلک بکل ذی رای من اھلی فلما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اظل قادما زاح عنی الباطل وعرفت انی لن اخرج منہ ابدا بشیء فیہ کذب فاجمعت صدقہ واصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قادما وکان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فیرکع فیہ رکعتین ثم جلس للناس فلما فعل ذلک جاءہ المخلفون فطفقوا یعتذرون الیہ ویحلفون لہ وکانوا بضعۃ وثمانین رجلا فقبل منھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علانیتھم وبایعھم واستغفر لھم ووکل سرائرھم الی اللہ تعالی فجئتہ فلما سلمت علیہ تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشی حتی جلست بین یدیہ فقال لی ما خلفک الم تکن قد ابتعت ظھرک فقلت بلی انی واللہ لو جلست عند غیرک من اھل الدنیا لرایت ان ساخرج من سخطہ بعذر ولقد اعطیت جدلا ولکنی واللہ لقد علمت لئن حدثتک الیوم حدیث کذب ترضی بہ عنی لیوشکن اللہ ان یسخطک علی ولئن حدثتک حدیث صدق تجد علی فیہ انی لارجو فیہ عفو اللہ لا واللہ ما کان لی من عذر واللہ ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک فقمت وثار رجال من بنی سلمۃ فاتبعونی فقالوا لی واللہ ما علمناک کنت اذنبت ذنبا قبل ھذا ولقد عجزت ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما اعتذر بہ المتخلفون قد کان کافیک ذنبک استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک فواللہ ما زالوا یؤنبوننی حتی اردت ان ارجع فاکذب نفسی ثم قلت لھم ھل لقی ھذا معی احد قالوا نعم رجلان قالا مثل ما قلت فقیل لھما مثل ما قیل لک فقلت من ھما قالوا مرارۃ بن الربیع العمری وھلال بن امیۃ الواقفی فذکروا لی رجلین صالحین قد شھدا بدرا فیھما اسوۃ فمضیت حین ذکروھما لی ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایھا الثلثۃ من بین من تخلف عنہ فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا حتی تنکرت فی نفسی الارض فما ھی التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتھما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدھم فکنت اخرج فاشھد الصلوٰۃ مع المسلمین واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم علیہ وھو فی مجلسہ بعد الصلوٰۃ فاقول فی نفسی ھل حرک شفتیہ برد السلام علی ام لا ثم اصلی قریبا منہ فاسارقہ النظر فاذا اقبلت علی صلاتی اقبل الی واذا التفت نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال علی ذلک من جفوۃ الناس مشیت حتی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وھو ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام فقلت یا ابا قتادۃ انشدک باللہ ھل تعلمنی احب اللہ ورسولہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فقال اللہ ورسولہ اعلم ففاضت عینای وتولیت حتی تسورت الجدار قال فبینا انا امشی بسوق المدینۃ اذا نبطی من انباط اھل الشام ممن قدم بالطعام یبیعہ بالمدینہ یقول من یدل علی کعب بن مالک فطفق الناس یشیرون لہ حتی اذا جاءنی دفع الی کتابا من ملک غسان فاذا فیہ اما بعد فانہ قد بلغنی ان صاحبک قد جفاک ولم یجعلک اللہ بدار ھوان ولا مضیعۃ فالحق بنا نواسک فقلت لما قراتھا وھذا ایضا من البلاء فتیممت بھا التنور فسجرتہ بھا حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من الخمسین اذا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک فقلت اطلقھا ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلھا ولا تقربھا وارسل الی صاحبی مثل ذلک فقلت لامراتی الحقی باھلک فتکونی عندھم حتی یقضی اللہ فی ھذا الامر قال کعب فجاءت امراۃ ھلال بن امیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ھلال بن امیۃ شیخ ضائع لیس لہ خادم فھل تکرہ ان اخدمہ قال لا ولکن لا یقربک قالت انہ واللہ ما بہ حرکۃ الی شیء واللہ ما زال یبکی منذ کان من امرہ ما کان الی یومہ ھذا فقال لی بعض اھلی لو استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی امراتک کما اذن لامراۃ ھلال بن امیۃ ان تخدمہ فقلت واللہ لا استاذن فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریني ما یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذنتہ فیھا وانا رجل شاب فلبثت بعد ذلک عشر لیال حتی کملت لنا خمسون لیلۃ من حین نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامنا فلما صلیت صلوٰۃ الفجر صبح خمسین لیلۃ وانا علی ظھر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع باعلی صوتہ یا کعب بن مالک ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج واذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتوبۃ اللہ علینا حین صلی صلوٰۃ الفجر فذھب الناس یبشروننا وذھب قبل صاحبی مبشرون ورکض الی رجل فرسا وسعی ساع من اسلم فاوفی علی الجبل وکان الصوت اسرع من الفرس فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی نزعت لہ ثوبی فکسوتہ ایاھما ببشراہ واللہ ما املک غیرھما یومئذ واستعرت ثوبین فلبستھما وانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلقانی الناس فوجا فوجا یھنونی بالتوبۃ یقولون لتھنک توبۃ اللہ علیک قال کعب حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس حولہ الناس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی واللہ ما قام الی رجل من المھاجرین غیرہ ولا انساھا لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبرق وجھہ من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک قال قلت امن عندک یا رسول اللہ ام من عند اللہ قال لا بل من عند اللہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کانہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک منہ +

حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ میں رسول کریم سے کسی لڑائی میں پیچھے نہیں رہا سوائے غزوہ تبوک کے ہاں جنگ بدر میں پیچھے رہا تھا۔ اور اسکی یہ وجہ تھی کہ آنحضرت قریش کے قافلہ کو مد نظر رکھ کر گئے تھے (کسی بڑی جنگ کی امید نہ تھی) مگر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے بغیر قبل از وقت تعین وقت و مقام کرنے کے لڑوا دیا۔ ہاں میں لیلۃ عقبہ میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اور مجھے جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں کہ میں لوگوں میں ذکر کروں۔ کہ میں بھی جنگ بدر میں شریک تھا۔ گو کہ عوام میں جنگ بدر لیلۃ عقبہ سے زیادہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ خیر تبوک کے واقعہ کے وقت میرا یہ حال تھا کہ میں نسبتاً زیادہ مضبوط اور سامان والا تھا اور کسی جنگ کے وقت میرے پاس دو سواری کی اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئیں۔ مگر اسوقت میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول کریم کی عادت تھی۔ کہ جب جنگ کو جاتے تو اپنے منزل مقصود کو ظاہر نہ کرتے تھے۔ لیکن اس دفعہ چونکہ گرمی سخت تھی اور سفر دور کا تھا۔ اور راستہ میں غیر آباد جنگل تھے اور بہت سے دشمنوں سے پالا پڑنا تھا۔ اس لئے آپ نے مسلمانوں کو خوب کھولکر بتا دیا۔ تاکہ وہ جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔ اور وہ طرف بھی بتا دی جس طرف جانے کا ارادہ تھا۔ اسوقت مسلمان بہت ہو چکے تھے اور ان کا رجسٹر کوئی نہ تھا۔ اس لئے جو لوگ اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ جب تک رسول کریم کو وحی نہ ہو ان کا غیر حاضر رہنا مخفی ہی رہے گا۔ اور موسم کا یہ حال تھا کہ میوہ پک چکا تھا۔ اور سایہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ غرض کہ رسول کریم نے اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کی۔ اور میں بھی ہر صبح جنگ کی تیاری کے مکمل کرنے کیلئے نکلتا تا میں بھی انکے ساتھ تیار ہو جاؤں۔ مگر پھر لوٹ آتا۔ اور کچھ کام نہ کرتا۔ اسی طرح دن گزرتے رہے اور لوگوں نے محنت سے سامان سفر تیار کر لیا۔ یہاں تک کہ رسول کریم اور مسلمان ایک صبح روانہ بھی ہو گئے۔ اور ابھی میں نا تیار تھا پھر مینے کہا کہ اب میں ایک دو دن میں تیاری کر کے آپسے جا ملونگا۔ انکے جانے کے بعد دوسرے دن بھی میں گیا۔ مگر بغیر تیاری کے واپس آ گیا۔ اور اسی طرح تیسرے دن بھی میرا یہی حال رہا۔ اور ادھر لشکر جلدی جلدی آگے نکل گیا۔ مینے کئی بار ارادہ کیا۔ کہ جاؤں اور ان سے ملجاؤں اور کاش میں ایسا ہی کرتا۔ مگر مجھ سے ایسا نہ ہو سکا۔ پھر جب رسول کریم کے جانیکے بعد میں باہر نکلتا۔ اور ادھر ادھر پھرتا۔ تو مجھے یہ بات دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا کہ جو لوگ پیچھے رہگئے تھے یا تو وہ تھے جو منافق سمجھے جاتے تھے یا وہ ضعفاء جنکو خدا نے معذور رکھا تھا۔ رسول کریم نے اسوقت تک مجھے یاد نہیں کیا جب تک کہ تبوک نہ پہنچ گئے۔ وہاں آپنے پوچھا کہ کعب بن مالک کہاں ہے۔ بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبد اللہ بن انیس) نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنی حسن وجمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا۔ (آپکے ساتھ نہیں آیا) یہ سنکر معاذ بن جبل نے کہا تونے بری بات کہی۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم تو اسکو اچھا آدمی (سچا مسلمان) سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے آرہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کروں وہ عذر کروں) مجھ کو یہ فکر ہوئی کہ اب کل آپکے غصے سے تو کیونکر بچونگا۔ مینے اپنے عزیزوں سے جو جو عقل والے تھے انسے بھی مشورہ لیا۔ جب یہ خبر آئی کہ آپ مدینہ کے قریب آن پہنچے۔ اسوقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے اور مینے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپکے غصے سے بچنے والا نہیں۔ اب مینے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ دونگا۔ خیر صبح کے وقت آپ مدینہ میں داخل ہوئے۔ آپکی عادت تھی۔ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپنے مسجد میں دوگانہ ادا کیا) پھر لوگوں سے ملنے کیلئے بیٹھے۔ اب جو جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے آنا شروع کیا۔ اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے۔ قسمیں کھانے ایسے لوگ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے۔ آپنے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا۔ ان سے بیعت لی۔ انکے واسطے دعا کی۔ انکے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا۔ کعب کہتے ہیں میں بھی آیا۔ مینے جب آپ کو سلام کیا۔ تو آپ مسکرائے مگر جیسے غصے میں کوئی آدمی مسکراتا ہے۔ پھر فرمایا آ۔ میں گیا۔ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپنے پوچھا۔ کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا۔ تونے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ مینے عرض کیا۔ بیشک اگر کسی دنیا دار شخص کے سامنے میں اسوقت بیٹھا ہوتا تو باتیں بنا کر اسکے غصے سے بچ جاتا۔ میں خوش تقریر بھی ہوں مگر خدا کی قسم۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بولکر آپ کو خوش کر لوں۔ تو کل اللہ تعالےٰ (اصل حقیقت کھولکر) پھر آپکو مجھ پر غصے کر دے گا۔ (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں۔ گو آپ اسوقت سچ بولنے کی وجہ مجھ پر غصہ کرینگے مگر آیندہ اللہ تعالےٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہیگی۔ خدا کی قسم (میں سراسر قصوروار ہوں) زور۔ طاقت قوت۔ دولت سب میں کوئی میرے برابر نہ تھا اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا۔ یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعب نے سچ سچ کہدیا۔ کعب اب ایسا کر۔ تو چلا جا جب تک اللہ تعالےٰ تیرے باب میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چلا بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم ہم کو تو معلوم نہیں کہ تونے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا۔ اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے۔ قسم خدا کی انکی باتوں سے پھر میرے دل میں آیا۔ آنحضرت کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں مینے ان سے پوچھا۔ اچھا اور بھی کوئی ہے۔ جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو۔ انھوں نے کہا ہاں تیری طرح گناہ کا اقرار

کیا ہے۔ اُن سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں۔ انھوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انھوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا۔ جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے۔ اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا۔ خیر جب انھوں نے ان دو شخصوں کا بھی نام لیا (تو مجھ کو تسلی ہو گئی) میں چلدیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا۔ خاصکر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے۔ اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے (جنھوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے) انکے لئے یہ حکم نہیں دیا۔ اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا (کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے خیر پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گذریں۔ میرے دونو ساتھی (مرارہؓ اور ہلالؓ) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کرکے) باہر نکلتا نماز کی جماعت میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا رہتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتا۔ آپ نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے۔ میں آپ کو سلام کرتا۔ پھر مجھے شبہ رہتا۔ آپ نے اپنے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا۔ یا نہیں۔ پھر میں آپکے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا۔ اور دزدیدہ نظر سے آپ کو دیکھتا۔ آپ کیا کرتے۔ جب میں نماز میں ہوتا۔ تو مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپ کو دیکھتا۔ تو آپ مُنہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گذری اور لوگونکی روگردانی دوبھر ہو گئی۔ تو میں چلا۔ اور ابو قتادہ اپنے چچا زاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اُس سے مجھ کو بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کیا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کا ہوا خواہ سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا میں نے پھر قسم دیکر دوبارہ یہی کہا۔ لیکن جواب ندارد پھر تیسری بار قسم دیکر یہی کہا۔ تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ بس اسوقت تو (مجھ سے رہا نہ گیا) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چلدیا۔ میں ایک بار مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا۔ اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا۔ جو مدینہ میں اناج بیچنے لایا تھا وہ کہہ رہا تھا۔ لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا۔ مضمون یہ تھا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بیکار (تم تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگوں سے آکر ملجاؤ۔ ہم تمہاری خاطر مدارات بخوبی کرینگے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو (اپنے دل میں کہنے لگا) یہ ایک دوسری بلا ہوئی۔ میں نے وہ خط لیکر آگ کے تندور میں جھونک دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گذری تھیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا کہنے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ تم اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا اسکو طلاق دیدوں یا کیسا کروں۔ اس نے کہا نہیں۔ اس سے الگ رہو۔ صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم کیا۔ آخر میں نے اپنی جورو سے کہدیا نیک بخت تو اپنے کُنبے والوں میں چلی جا۔ وہیں رہ۔ جبتک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعب نے کہا۔ ہلال ابن ابی امیہ کی جورو (خولہ بنت عاصم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی۔ اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال ابن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے اگر میں اس کا کام کرتی رہوں تو کیا آپ اسکو برا سمجھتے ہیں۔ آپنے فرمایا نہیں (کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو دھو رہا ہے آجتک وہ اسی حال میں ہے کعب نے کہا مجھ سے بھی میرے بعضے عزیزوں نے کہا تم بھی اگر اپنی جورو کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگو (کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرت نے ہلال بن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تمکو بھی اجازت دینگے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ مجھ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرمائیں (اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح ضعیف اور ناتوان نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور گذریں۔ اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔ اسوقت سے جب سے آپنے لوگوں کو ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرمادی تھی۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (وضاقت علیہم انفسہم) میرا دل تنگ (زندگی بتنگ) ہو رہا تھا۔ اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنیوالے کی آواز سُنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا (یہ ابوبکر صدیق تھے) کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سُنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا۔ اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دُور ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر کردی کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا۔ اب لوگ خوشخبری دینے میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے ایک شخص (زبیر بن عوام) گھوڑا اُڑاتے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچ گئی۔ خیر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی۔ میں نے (خوشی میں آکر) کیا کیا دو کپڑے جو میرے پاس تھے وہ اُتار کر اسکو پہنا دئے۔ اسوقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا۔ رستے میں فوج فوج لوگ مجھکو ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو۔ کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا۔ دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں لوگ آپکے گرد ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ مجھ کو دیکھکر دوڑ کر اُٹھے اور مصافحہ کیا۔ مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اُٹھ کر مجھ کو مبارکباد نہیں دی۔ میں طلحہ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں۔ کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے دیکھا۔ آپکا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ آپنے فرمایا۔ کعب وہ دن تجھ کو مبارک ہو جو ان سب دنوں سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپکی طرف سے۔ آپنے فرمایا نہیں اللہ کیطرف سے ہوئی۔ (اُس نے خود معافی کا حکم اُتارا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چاند کیطرح روشن ہو جاتا۔ ہم لوگ اسکو پہچان لیتے۔

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رسول کریم کی فطرت کیسی پاک اور مطہر تھی۔ اور کس طرح آپ ہر رنگ میں کامل ہی کامل تھے بیشک بعض آدمی ہوتے ہیں۔ جو غیرت دینی رکھتے ہیں۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض تو دشمنوں کے مقابلہ میں اظہار غیرت کر دیتے ہیں۔ مگر دوستوں کے معاملہ میں اظہار غیرت نہیں کر سکتے۔ اور بعض دوستوں پر اظہار غیرت کر دیتے ہیں مگر دشمنوں کے سامنے دب جاتے ہیں۔ مگر رسول کریم ایسے کامل انسان تھے کہ خواہ دین کی ہتک یا احکام الٰہیہ سے بے پرواہی دوست سے ہو یا دشمن سے برداشت نہ کر سکتے تھے اور فوراً اس کا ازالہ کرنا چاہتے۔ ادھر تو طبیعت کی نرمی کا یہ حال تھا کہ گالیوں پر گالیاں ملتی ہیں۔ اور تکلیفیں دیجاتی ہیں مگر آپ پروا بھی نہیں کرتے اور ادھر خدا کے معاملہ میں غیرت کا یہ حال تھا کہ جب ابو سفیان آپکی ہتک کرتا رہا۔ تو کچھ پروا نہ کی۔ مگر جب شرک کے کلمات مُنہ پر لایا تو فرمایا۔ اسے جواب دو۔ یہ تو دشمن کا حال تھا۔ دوستوں کے معاملہ میں بھی ایسے ہی سخت تھے۔ منافق جنگ سے پیچھے رہ گئے تو کچھ پروا نہ کی۔ ایک مومن نے جو اس حکم الٰہی کے بجا لانے میں سستی کی تو آپنے کسقدر غیرت سے کام لیا۔ اور باوجود اسکے محبت کا یہ عالم تھا... کہ ان ایام نماز میں بھی کعب بن مالک کو آپ کن انکھیوں سے دیکھتے رہے۔

تادیب النساء

عورتوں میں انگریزی تعلیم

انجمن حمایت اسلام لاہور نے پچھلے دنوں یہ ریزولیوشن پاس کر کے کل پنجاب میں ایک شور برپا کر دیا ہے کہ لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانے کا بندوبست کیا جائے۔ قریب ایک دو ماہ سے اس پر برابر بحث مباحثہ ہو رہا ہے اور مختلف اخبارات میں اسپر طرح طرح سے اظہار خیالات کیا جا رہا ہے۔ ایک جماعت اس ریزولیوشن کی بڑے زور سے تائید کرتی ہے۔ اور ایک دوسرا گروہ اس تجویز کو لڑکیوں کے لئے نہایت مضر اور نقصان رساں خیال کرتا ہے اور بعض تو مخالفت میں اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ انگریزی پڑھنا مذہباً بھی ناجائز سمجھتے ہیں اور انگریزی تعلیم کو کفر کے ہم خیال سمجھتے ہیں +

ہماری رائے میں اسپر اسقدر شور برپا کرنے کی کچھ حاجت نہ تھی عورتوں کی تعلیم کا سوال بیشک ایک اہم سوال ہے نہ اس لئے کہ عورتوں کو تعلیم مناسب یا غیر مناسب ہے بلکہ اس لئے کہ کونسی تعلیم عورتوں کے لئے مفید و بابرکت ہوگی۔ تعلیم کی خوبیاں ایسی پوشیدہ نہیں ہیں کہ انپر بحث کیجائے۔ اب صرف نوع تعلیم کی بحث ہے کیونکہ ایسے علوم کی تعلیم جنسے عورت بجائے فائدہ کے نقصان پائیں کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتی۔ لیکن موجودہ معاملہ میں اس سوال کا بھی کچھ تعلق نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ خواہ انگریزی تعلیم لڑکیوں کے لئے ضروری نہ ہو۔ مگر ایسی لڑکیاں ضرور موجود ہیں۔ جو اس زبان کے مطالعہ کی شائق ہیں۔ اور مسلمانوں کی طرف سے کوئی کافی انتظام نہ ہونیکی وجہ سے انہیں مشن سکولوں یا نساء پوادر کیطرف رخ کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ رفتہ رفتہ لڑکیاں مسیحیت کیطرف راغب ہو جاتی ہیں اور انکی مسیحی استانیاں ان کے دلوں میں اسلام کی نسبت قسم قسم کے شکوک پیدا کرنے میں ہر وقت کوشاں رہتی ہیں +

اس مشکل کو دیکھتے ہوئے لڑکیوں کے لئے انگریزی تعلیم کا سامان کرنا نہایت ضروری تھا۔ اور اگر انجمن حمایت اسلام نے اسکی طرف توجہ کی ہے تو خلاف لاہور و امرتسر کے بعض مسلمانوں کو واویلا مچانے کی کچھ حاجت نہ تھی۔ بلکہ یہ دیکھنا تھا کہ انگریزی سکول کی غیر موجودگی میں لڑکیاں جو مشن سکولوں میں جاتی ہیں تو اس کے روکنے کی کیا تجاویز ہیں +

اگر انگریزی تعلیم غیر ضروری ہے اور لڑکیوں کی آیندہ زندگی کے سدھانے میں اس کا کچھ دخل نہیں۔ تو اسکے لئے عام طور ملک میں کوشش کیجانی چاہئیے کہ لڑکیاں انگریزی نہ پڑھا کریں۔ بلکہ انکی بجائے دیگر علوم مفیدہ کے حاصل کرنے میں اپنا وقت صرف کریں +

لیکن ایسی صورت میں جب لڑکیوں میں انگریزی تعلیم کا رواج پھیلتا جاتا ہے اور وہ اسکے حاصل کرنے کیلئے مشنری لیڈیوں تک سے اعانت لینے میں کچھ ہرج نہیں دیکھتیں تو بغیر کسی سامان کی موجودگی کے انھیں مشنری مدارس میں داخل ہونے سے روکنا بالکل ناممکن ہے +

انگریزی تعلیم کے متعلق ہم اسی وقت رائے دے سکتے ہیں کہ ایسے گھرانوں کیلئے مفید ہو سکتی ہے کہ جنکے انگریزوں سے تعلقات قائم ہیں اور حکام سے ملنے جلنے کا موقعہ پیش آتا رہتا ہے باقی عوام مسلمان لڑکیوں کو انگریزی تعلیم کی چنداں ضرورت نہیں اسکی بجائے اگر وہ اپنے اوقات کو امور خانہ داری۔ نرسنگ تربیت اطفال۔ دستکاری کے سیکھنے میں ترجیح کریں۔ تو ان کیلئے زیادہ مفید و موزون ہوگا کیونکہ یہ علوم انکی زندگی کے ہر حصہ میں اُن کیلئے کارآمد ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان بہت پستی کی حالت میں ہے لڑکیوں کو زائد علوم میں مشغول کر دینا مناسب نہیں +

اس بات سے بھی زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ لڑکیوں کو دینی تعلیم دیجائے کیونکہ جبتک وہ دین سے واقف نہ ہوں بچوں کی آیندہ تربیت درست نہیں ہو سکتی۔ اگر مائیں دین سے واقف ہوں تو بچے بھی نیک اور پاک پیدا ہوں۔ اور چونکہ بچپن سے انکے کانوں میں دین کی باتیں پڑنی شروع ہوں تو بڑے ہو کر بھی انکے دلوں پر انکا نقش موجود رہے۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان جسقدر توجہ انگریزی۔ حساب۔ جغرافیہ کے سکھانے کیطرف کرتے ہیں۔ اتنی توجہ لڑکیوں کو دین سکھانے کی طرف نہیں دیتے جس سے آیندہ اولاد بھی بے دین ہی پیدا ہو رہی ہے۔ اور مسلمان روز بروز تنزل کیطرف جا رہے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ موجودہ صورت میں انگریزی تعلیم کیلئے بندوبست کرنا مصلحت وقت کے مطابق ہے مگر اصلی ضروریات کو پورا کرنیکی طرف بھی کچھ توجہ کرنی چاہیئے +

رباعی

عابد کو عبادت میں مزا آتا ہے
قاری کو تلاوت میں مزا آتا ہے
میں تو بندۂ عشق ہوں مجھے تو صاحب
دلبر کی محبت میں مزا آتا ہے

الٰہی یہ کیا ہو گیا

ہم کہاں تھے کہاں آپڑے۔ وہ نور کہاں گیا یہ ظلمت کیسی ہے جس نے ہمیں گھیر لیا ہے۔ وہ محبت کی آوازیں کیوں بند ہو گئیں۔ وہ پیار کا لہجہ کیوں بدل گیا۔ وہ ہر گھڑی تسلی دینا کیوں ترک کیا گیا۔ وہ ترقیاں کیوں رک گئیں۔ وہ اقبال کیوں جاتا رہا۔ وہ بلندیاں جنپر ہمارا قدم قائم ہوا تھا۔ اب کہیں نظر نہیں آتیں۔ وہ سبزہ زار وہ خوشنما نظارہ وہ اشجار دلشمار۔ وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں۔ وہ ابر رحمت کی پھوار۔ وہ میدان وسیع۔ وہ غناء طیور کیا ہوا کیا یہ سب خواب تھا یا حقیقتاً تیرے فضل کے نظارے آنکھوں کے آگے پھر رہے ہیں۔ وہ دریا وہ نہریں۔ وہ سمندر وہ ملک وہ جزیرے۔ وہ وادیاں جنپر ہماری حکومت تھی کدھر گئے کیا قوت واہمہ نے انھیں پیدا کیا ہے یا بھولے ہوئے واقعات ہیں؟ مٹے ہوئے نشان ہیں؟ +

وہ شان وشوکت۔ وہ حکومت۔ وہ دبدبہ وہ قدرت وطاقت وہ جبروت وجلال کیا قوت متخیلہ کی مخلوق ہیں یا کبھی انھوں نے ظاہری وجود بھی پایا تھا +

وہ علم وہنر وہ صنعت وحرفت۔ وہ تجارت وزراعت کی ترقیوں کی داستانیں۔ داستانیں ہی ہیں۔ یا یادگم گشتہ +

پر یہ سب کچھ تو دُنیا کی باتیں ہیں۔ انھیں دُنیا والے ہی جانتے ہونگے میں کیا جانوں کہ یہ کیا ہوا اور کیا نہ تھا۔ یا ان ترقیات سے کیا فائدہ ہوا یا کیا نقصان پہنچا۔ مجھے تو یہ بتادو کہ وہ راز کی باتیں۔ وہ عشق ومحبت کے چرچے وہ پیار کا کلام۔ وہ عارفانہ اشارات۔ وہ انداز دلربائی کے کرشمے کاغذوں ہی کاغذوں پر ہیں۔ یا دنیا کے پردہ پر کبھی ان کا ظہور بھی ہوا تھا +

وہ زخم دل کا علاج وہ دل شکستہ کا جوڑنا۔ وہ جلوہ ہائے بے پرد وہ عہد وپیمان اور پھر انجار وایفاء۔ وہ جہانی وجہانداری وہ اظہار واخفا قصہ گویوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے یا واقعات کا مرقعہ +

یہ ہمارے آباؤ اجداد کیا کہتے ہیں اور کیا بتاتے ہیں۔ انکی تمام تحریریں صرف دل شکستہ کو ایکاور ٹھیس لگانے کیلئے ہیں۔ یا جائے ہوئے صبر کو پھر بلانے اور ہماری ہمتوں کے بڑھانے کے لئے +

اگر یہ سب کچھ سچ ہے اور تیرا کلام خود کہہ رہا ہے کہ سب سچ ہے تو پھر یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے الٰہی یہ پستی کیسی ہے۔ اس ذلت وادبار کی کیا وجہ ہے +

میں وجہ تو تجھ سے پوچھ رہا ہوں۔ مگر دل اندر ہی اندر شرمندہ ہے۔ اور مجھے جواب دیتا ہے کہ خدا سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے آپ ہی جواب دے تو اس کا جوابدہ خود ہے نہ خدا +

دل کو کیا معلوم کہ بعض سوال درخواست کے طور پر ہوتے ہیں اور

مذاہب باطلہ کی بنا بدظنّی پر ہے

ہم پچھلے نمبر میں بتا چکے ہیں۔ کہ اسلام کے سوا جسقدر مذاہب ہیں۔ انکے اصول کی بنا بدظنی پر ہے۔ اور اسکی ہم نے کئی مثالیں دی تھیں۔ اب ہم کچھ اور مذاہب کا حال بیان کرتے ہیں:۔

بُت پرستوں نے اللہ تعالےٰ پر یہ بدظنی کی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بغیر وسائط کے اسکی بات نہیں سن سکتا۔ اور نہ وہ بغیر ذریعہ کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے یہ کتنے غضب کی بات ہے کہ خدا تعالےٰ کو انھوں نے محض بُت کیطرح تسلیم کرلیا ہے۔ ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعاء ونداء۔ صم بکم عمی فھم لا یعقلون۔ ان بُت پرستوں کی مثال اُس شخص کی مثال کیطرح ہے جو ایسی شے کو پکارے جاتا ہے جو بالکل سُن نہیں سکتی۔ مگر یہ بلائے جاتا ہے اور پکارے جاتا ہے۔ بہرے گونگے اندھے ہیں یہ باز نہیں آئینگے۔ خدا تعالیٰ کو بُت پرستوں نے نعوذباللہ بے علم مان لیا۔ اور سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ ان کے اعمال افعال کو نہیں جانتا۔ اور اپنے اوپر قیاس کرکے یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور ایسی گندی مثالیں جناب الٰہی کیلئے انھوں نے گھڑلی ہیں۔ کہ الاماں۔ اور بتوں کو اس لئے مانتے ہیں کہ وہ خدا کے حضور انکی سپارش کرینگے۔ اور انکو بچالینگے۔ اور یہ کہدیتے ہیں۔ کہ جیسے بادشاہ بغیر وزراء کے کام نہیں کرسکتا۔ اور بادشاہ تک بغیر خدام کے رسائی نہیں ہوسکتی۔ ان مثالوں پر قیاس کرکے خدا تعالےٰ کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا ہے۔ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھٰؤلاء شفعاءنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا الارض سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون ۰ اور اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ جو انکو نہ ضرر دے سکتی ہیں اور نہ انکو نفع دے سکتی ہیں۔ اور کہدیتے ہیں۔ اللہ کے حضور یہ ہمارے سفارشی ہیں۔ کہدے تم اللہ تعالیٰ کو ایسی باتوں کی خبر دیتے ہو جنکو وہ نہیں جانتا۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ کیا ہی لطیف جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نقص سے پاک ہے کہ اسکو بے علم مانا جاوے۔ اگر خدا ایسا ہی ہے تو نعوذ باللہ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں کس طرح حکومت کرسکتا ہے۔ حاکم کیلئے ضروری ہی کہ اس کا علم کامل ہو۔ پس شرک کرنیوالا خدا تعالیٰ کی تنزیہ نہیں کرسکتا۔ مگر باوجود ان عقائد کے جب مشرکوں سے دریافت کیا جائے کہ من بیدہ ملکوت کل شئ تو انکی سلیم فطرت بول اٹھتی ہے سیقولون للہ۔ جب مشرک یہ مان لیتا ہے کہ زمین و آسمان میں خدا کی سلطنت ہے تو پھر کسی اور مددگار کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالےٰ کی عجیب شان ہے کہ جن لوگوں نے اسے چھوڑا۔ اور اس سے مُنہ موڑا۔ وہ ایسے گرے اور ایسی چیزوں کے آگے انکو سر جھکانا پڑا۔ جو خود ان سے بھی کمزور ہیں اور انکی خدمت کیلئے پیدا ہوئی ہیں۔ کیا اعلےٰ طور سے شرک کی تردید اس آیت کریمہ میں کیگئی ہے۔ اغیر اللہ ابغیکم الٰھا وھو فضلکم علے العالمین۔ جب موسیٰ علیہ السلام مصر سے شام کیطرف جارہے تھے۔ تو راستے میں بنی اسرائیل نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ کہنے لگے اجعل لنا الٰھا کما لھم الھۃ اے موسیٰ ہمیں بھی کوئی معبود بنا دے جیسا کہ انکے معبود ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا انکم قوم تجھلون۔ تم جاہل اور بے علم لوگ ہو۔ ان ھٰؤلاء متبر ما ھم فیہ و باطل ما کانوا یعملون۔ یہ سب معبودان باطلہ جنکی یہ عبادت کررہے ہیں۔ تباہ ہوجائینگے اور اغیر اللہ ابغیکم الٰھا وھو فضلکم علے العالمین۔ کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی معبود تلاش کروں۔ حالانکہ اسی نے تو تم کو تمام جہان پر فضیلت دی ہے۔ اب عاقل کے لئے جائے غور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو جہان کی تمام اشیاء پر فضیلت اور بزرگی دی ہو اور اللہ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کہ مخدوم ہونے کے قابل بھی ہو چہ جائیکہ اسکو معبود برحق کا مرتبہ دیا جائے جبکہ تمام اشیاء انسان کی خادم بنائی گئی ہیں۔ اور انسان کیلئے پیدا ہوئی ہیں۔ خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ تمام چیزیں جو زمین میں اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہیں۔ وہ انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ تو پھر ہمیں تو اسکی عبادت کرنی چاہیئے۔ جس نے ہمیں تمام جہان پر بادشاہ بنا دیا۔ نہ کہ اپنی ماتحت اشیاء کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوجایا کریں۔ انسان کو اللہ تعالےٰ نے کیسی عزت بخشی تھی۔ مگر بیقدر انسان نے کیسی ناشکری کی۔ کہ اس کو چھوڑ کر اَوروں کی پرستش کرنے لگا۔ آہ! کیسے عظیم الشان تخت پر خدا نے انسان کو بٹھایا تھا۔ مگر اس نے اسکی قدر نہ کی۔ ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اور اگر تم کفر کروگے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ جب انسان نے خدا کو چھوڑ دیا۔ تو اسفل سافلین میں جاگرا۔ ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء۔ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ وہ گویا کہ اونچائی سے بہت نیچے جاگرتا ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر کیسی ذلت اختیار کی ہے۔ کہ اپنے خادموں کے آگے سربسجود ہوگیا +

کچھ اور کہتا ہے

بہت جھنجھلا رہے ہیں قادیان کچھ اور کہتا ہے
اجی یہ قادیاں کیا۔ آسماں کچھ اور کہتا ہے۔

مجھے پروا نہیں جمہور اہل الرائے عالم کی
اگر اس میں خدائے مؤمناں کچھ اور کہتا ہے

منافق ہے مسلمانی پر اس کی شبہ ہے مجھ کو
جو یاں کچھ اور کہتا ہے۔ وہاں کچھ اور کہتا ہے۔

کسی کی بات کیوں مانوں۔ میں ہادی اسکو کیوں جانوں
مجھے ہر روز میرا دلستاں کچھ اور کہتا ہے۔

وضو خانہ کبھی مسجد میں شامل ہو نہیں سکتا
جہالت ہے اگر ہندوستاں کچھ اور کہتا ہے۔

مسیح و مہدئ دوراں۔ بڑا ہی پاک انساں تھا
جسے وہ مُنکرِ حق بدزباں کچھ اور کہتا ہے

یہ کیا شورِ عنادل ہے۔ بہت مضطر مرا دل ہے
کہ پھل کچھ اور۔ رنگ بوستاں کچھ اور کہتا ہے۔

سراپا اپنے گُلرو کا سُنوں کس سے "پریشاں ہوں"
کہ تُو کچھ اور کہتا۔ باغباں کچھ اور کہتا ہے۔

وہ گھر بھی بس چکا جس گھر کی آپس میں یہ حالت ہو
کہ بی بی کچھ اور کہتی ہے۔ میاں کچھ اور کہتا ہے

جنازہ کیوں پڑھوں اس کا۔ جو منکر ہو مسیحا کا
کہ دل کچھ اور کہتا ہے۔ دہاں کچھ اور کہتا ہے۔

زبانِ خلق کو نقارۂ حق میں نہ سمجھوں گا
کہ عیسےٰ کا لبِ معجز بیاں کچھ اور کہتا ہے۔

مجدد تو کئی آئے "نبی اللہ" باقی تھا
اب اس کا روز اک تازہ نشاں کچھ اور کہتا ہے۔

مبارک میرزا محمود کو اغیار کے طعنے
کہ ان طعنوں کا اندازِ بیاں کچھ اور کہتا ہے۔

تمہارے باپ کو بھی گالیاں نادان دیتے تھے
مگر صلِّ علیٰ اب بیگماں کچھ اور کہتا ہے

نجیب آباد میں چرچا ہے کیسا آجکل **اکمل**
کہ ہم[۱] کچھ اور۔ اکبر شاہ خاں کچھ اور کہتا ہے۔

۱؎ یعنے نجیب آباد کے مخالف

خطبہ جمعہ

۸- اگست کو خطبۂ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۂ بقرہ رکوع دوم پر پڑھا + فرمایا- ایک زمانہ ایسا بھی اسلام پر گزرا ہے- جب علماء نے کہا- کہ اب دو ہی قسم کے آدمی ہیں کافر یا مومن- منافق نہیں- اب اس زمانے کا حال دیکھ کر تعجب آتا ہے- کیونکہ اس میں منافق طبع بہت ہیں- زبان سے تو کہتے ہیں- کہ ہم مومن ہیں- مگر مومن نہیں- کیونکہ ان کے عقائد سے ان کے اعمال کی مطابقت نہیں- عیسائیوں نے سوال کیا ہے- کہ نجات کس طرح ہوتی ہے اور مَیں نے جواب دیا ہے کہ نجات فضل سے ہے- اور اُس خدا کے فضل کو ایمان کھینچتا ہے- اس واسطے یہ بھی صحیح ہے کہ نجات ایمان سے ہے- پھر کہتے ہیں- عمل کوئی چیز نہیں- حالانکہ کون دُنیا میں ایسا ہے کہ آگ کو آگ مانکر پھر اس میں ہاتھ ڈالے پانی کو پیاس بجھانے والا جانکر پھر پیاس لگنے پر اس سے پیاس نہ بجھائے- ہم تو یہی دیکھتے ہیں- کہ جب ایمان ہے پانی پیاس بجھاتا ہے تو پیاس لگنے کے وقت اس پانی سے پیاس ضرور بجھائی جاتی ہے- پس کیا وجہ ہے کہ یہ ایمان ہو- قرآن مجید خدا تعالےٰ کی کتاب ہے اور اعمال کی جزاء و سزا ضروری ہے اور پھر اس پر عملدرآمد نہ ہو- بہت سے لوگ ہیں- جو اپنے اوپر خدا کے بہت سے فضلوں کا اقرار کرتے ہیں- اور اپنے مقابل میں دوسروں کا ایمان حقیر سمجھتے ہیں مگر عمل میں کچے ہیں- منہ سے بہت باتیں بناتے ہیں مگر عملدرآمد خاک بھی نہیں

ایسے لوگوں کو نصیحت کیجائے تو کہتے ہیں ہم تو مانتے ہیں مگر اپنے شیاطین اپنے سرغنوں کے پاس جا کر کہتے ہیں- کہ ہم تو ان مسلمانوں کو بناتے ہیں انکو حقیر سمجھتے ہیں- استہزا ہزء سے نکلتا ہے- ہلکی چیز کو چونکہ آسانی سے ہلایا جا سکتا ہے- اسلئے استہزاء تحقیر کو کہتے ہیں

اللہ انکو ہلاک کریگا کسی کو جلد کسی کو دیر سے اللہ تو توبہ کے لئے ڈھیل دیتا ہے مگر اکثر لوگ خدا کی حد بندیوں کی پرواہ نہیں کرتے- حدبندی سے جوش نفس کیوقت یوں نکلجاتے ہیں جیسے دریا کا پانی جوش میں آکر کناروں سے باہر نکلجاتے ایسے لوگ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی لیتے ہیں- یہ تجارت جس میں ہدایت چھوڑی اور گمراہی اختیار کی انکے لئے نافع نہیں- انکے لئے پاک ہدایت ایسی ہے- جیسے مینے طب میں دیکھا ہے کہ بعض وقت زرم کھچڑی کی شدت صفرا کی وجہ سے نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے یہ لوگ ہدایت کی باتوں کی قدر اور حقیقت سے بوجہ اپنے مرض قلبی کے آگاہ نہیں- پس ایسے لوگ اگر ایمان کا اظہار بھی کرتے ہیں تو اپنے نفع کے لئے جیسے کوئی آدمی جنگل میں آگ جلائے- تو اس سے یہ فائدہ اٹھا لیتا ہے- کہ شیر چیتے اور ایسے درندے اسکے پاس نہیں پھٹکنے پاتے اسی طرح منافق بظاہر اسلام کا اقرار کرکے مصائب سے عارضی طور پر بچاؤ کر لیتا ہے لیکن بعد میں بلائیں جفائیں اسے گھیر لیتی ہیں- اسکا نفاق کھلجاتا ہے پھر کچھ سوجھ نہیں پڑتا- غرض اپنا ظاہر کچھ باطن کچھ بنانے والے ضرور نقصان اٹھاتے ہیں

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں- کہ ایکدوسرے پر ٹھٹھا نہ کرو بدظنی سے کام نہ لو مسلمانوں میں بدظنی بڑھتی جاتی ہے- واعظ بھی وعظ کرتا ہے تو کہتے ہیں- باتیں بنا رہا ہے ایسے لوگوں سے بچو- یہ لوگ خطرناک راہ پر چل رہے ہیں بہرے ہیں کان رکھتے نہیں کہ کسی رہنما کی آواز سنیں اندھے ہیں آنکھیں رکھتے نہیں کہ خود نشیب و فراز دیکھ لیں گونگے ہیں زبان رکھتے نہیں کہ کسی سے رستہ پوچھ لیں- پس وہ کسی موذی چیز سے کیونکر بچ سکتے ہیں منافقوں کی مثال اس شخص کی مثال ہے- جس پر مینہ برستا ہو- گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا رہا ہو- جب ذرا بجلی چمکی تو آگے بڑھے ورنہ وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے جب کوئی فائدہ پہنچا- تو اسلام کے معتقد بنے رہے جب کوئی ابتلا پیش آیا تو جھٹ انکار کر دیا- ایسے لوگ بیوقوف ہیں جیسے بعض نادان بجلی کی کڑک سنکر پھر کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں- حالانکہ روشنی کی رفتار آواز سے تیز ہے اور بجلی اس کڑک سے پہلے اپنا کام کر چکتی ہے تم بہت دعائیں کرو- بہت دعائیں کرو تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے استغفار بہت کرو- بدظنی چھوڑ دو تمسخر چھوڑ دو- مسلمانوں کی سلطنتیں آجکل برباد ہو رہی ہیں انہیں چاہیئے کہ سچے دل سے اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لائیں تاکہ اللہ کی نظر شفقت ان پر ہو

الفضل

اگر جلد اپنے نام جاری کرانا چاہو- تو بجائے وی- پی کے منی آرڈر بھیجدو- اور خط و کتابت میں اپنی خریداری کا نمبر ضرور لکھو- اور پتہ تبدیل ہونیکی اطلاع ضرور دو- مینیجر

متفرق خبریں

احمدی کو اعزاز پنجاب گورنمنٹ نے ملک مولا بخش صاحب آف گورالی کو پنجاب کے صوبہ کا درباری منظور فرمایا- خدا تعالی ہمارے بھائی کو اپنے دربار میں بھی ممتاز فرمائے

لالہ ہرکشن لال مینجنگ ڈائرکٹر کو کمپنی کا بیلنس شیٹ شائع نہ کرنے اور حصہ داروں کی میٹنگ منعقد نہ کرنے کے جرم میں تین صد روپے جرمانہ ہوا-

ایک موضع متصل پنڈی بھٹیاں میں ایک فقیر نے نیاز کے نام سے دھتورہ یا کوئی اور زہریلی چیز کھلادی

ضلع بلیا اور اسکے گرد و نواح میں ایک قوم آباد ہے جسکا گزشتہ چار مہینوں میں ۹۷ کو مسیحی بپتسمہ دیا گیا ہے

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی نے مقدمہ ماخوذین کانپور کی پیروی کے لئے ایک بیرسٹر روانہ کیا-

اخبار رفیق دہلی سے ۸ اگست کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے- ہمدرد اور کامریڈ کی بھی

۸ اگست کو علیگڑھ کی جامع مسجد میں ایک ہزار مسلمانوں کے ایک مجمع نے حادثہ کانپور پر اظہار رنج و افسوس کیا

اودھ کی پھانسیوں کا مقدمہ- لندن کا تار مظہر ہے کہ اس بارہ میں خط و کتابت شائع ہو گئی ہے لارڈ کریونے ۱۱ جولائی کو عرضیاں بھیجنے کے ضوابط میں ترمیم کی تحریک فرمائی اور ۲۰ جولائی کو لارڈ موصوف نے سرجان ہیوٹ کا طویل تحریری بیان مع اس ریمارک کے گورنمنٹ ہند کو روانہ کیا کہ اگرچہ انکو شبہ نہیں کہ سرجان ہیوٹ نے اس معاملہ پر اچھی طرح غور کیا- اور ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہوئے اور اپنے فرض کو ٹھیک طور پر ادا کرنے کی غرض سے قوت تمیز سے کام کیا- تاہم لارڈ کریو اپنی اس رائے پر قایم ہیں کہ یہ امر زیادہ دانشمندانہ ہوتا کہ پھانسیوں کو ملتوی کرکے یہ معاملہ گورنمنٹ ہند کے نوٹس میں لایا جاتا

دنیا کے گرد سفر- مسٹر میئرز نامی ایک اخبار نویس نے ۳۳ یوم ۱۲ گھنٹہ اور ۳۵ منٹ میں دنیا کے گرد سفر مکمل کیا

آتشزدگی- گلاسگو کے متصل گیڈر کے گڑھے میں آگ لگ جانے سے ۲۲ آدمی مدفون ہو گئے- انکی بچانیکی کوششیں ناکام رہیں بعد میں ۲۳ لاشیں اور ایک آدمی زندہ نکالا گیا

روسیوں اور کردوں میں جنگ (طہران ۵ اگست) تبریز سے خبر آئی ہے کہ سرحد ٹرکی و ایران پر جو ضلع ترکوں نے حال میں خالی کیا ہے روسی سپاہیوں اور کردوں میں جنگ ہوئی ایک روسی افسر مارا گیا

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ کا ۸ اگست کا تار مظہر ہے کہ پولیس کو اطلاع موصول ہونے پر کہ نرائن گنج میں کئی مسلمان لوگوں کو فتنہ وفساد پر برانگیختہ کر رہے ہیں۔ سب انسپکٹر رائے پورچند کینسٹیبلوں کے ساتھ ان کو گرفتار کرنے گیا مگر وہ پولیس سے بمزاحمت پیش آئے خوب لڑائی ہوئی۔ کئی پولسمین بری طرح زخمی ہوئے بیس مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں

سرحد پر لڑائی۔ پریس کے نام شملہ کی سرکاری یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۴ اگست کو جمرود ریلوے اسٹیشن کے متصل دو آفریدی قبائل میں جنگ ہوئی بعض گولیاں قلعہ خیبر رائفل لائینوں کو لگیں۔ ایک سپاہی کی ٹانگ میں خفیف زخم آیا۔ قبائل کو قلعہ کی طرف فیر کرنے سے روکا گیا جس کی تعمیل ہوئی۔ دونوں کے ملک قلعہ میں طلب ہوئے واپسی پر ایک ملک کو ایک مخالف نے دغابازی سے مار ڈالا جس پر قلعہ کے قریب ہی پھر جنگ شروع ہو گئی چنانچہ دو سپاہی جو تالاب پر نہا رہے تھے اتفاقاً گولیاں لگنے سے ہلاک اور تیسرا سپاہی زخمی ہوا۔ رائیفل نے لڑائی بند کرا کے ہر دو فریق کے متعدد آدمی گرفتار کئے۔ یہ باہمی خانہ جنگی ہے جو پولیٹیکل رنگت سے ہوا ہے۔

سنگ بنیاد۔ ہز آنر لیفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۴ اگست ۱۹۱۳ء کو راولپنڈی میں مینارڈ اسلامیہ ہوسٹل اگنوہال اور نیوف لائبریری کا سنگ بنیاد نصب کیا ہے کئی اضلاع کے ڈپٹی کمشنر بھی موجود تھے۔ ایڈریس میں مسلمانان قسمت راولپنڈی کی تعلیمی پستی کا ذکر کر کے اسلامیہ ہائی سکول راولپنڈی کو سرکار گورنمنٹ ۲۸ ہزار روپیہ عطا کئے جانیکا شکریہ ادا کیا گیا تھا ہز آنر نے جواب کہا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے جو بڑھا ہوا زائد آمدنی ہندو سکھ زمینداروں اور مسلمانوں کو تعلیمی اغراض کے لئے دیجائے۔

ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر نے کرنے پر مسٹر ڈبلیو ایم ونسنٹ سیکرٹری امپریل قانونی کونسل چند روز کے لئے بیکانیر جائینگے جہاں قانونی کونسل قائم کرنے کے بارہ میں ان سے مشورہ لیا جائیگا

اسٹیٹ انڈین ریلوے کی ایکسپریس ٹرین دیبی پور کے سٹیشن مالگاڑی سے ٹکرا گئی ایک برکمین اور ایک فرد ہلاک اور ایک مسافر خفیف زخمی ہوا۔ مسافر گاڑی کا ڈرائیور فائرمین اور ایک اور شخص مجروح ہوئے آمدورفت کی بڑی لائیں مسافر گاڑی کے انجن کے الٹ اور ٹرینوں کی چار گاڑیوں اور ایک بریک دان کے ٹوٹ جانے سے غالباً ۴ گھنٹوں تک رکی رہینگی

چونکہ بمبئی میں گوشت ناقص اور گراں ملتا ہے تجویز ہے کہ ایک سنڈیکیٹ قائم کر کے اسٹریلیا سے خنک گوشت منگوایا جایا کرے انکا ذخیرہ رکھنے کے لئے موزون قطعہ اراضی کی تلاش ہو رہی ہے اس تجارت میں دلچسپی رکھنے والے اشخاص کے ابتدائی جلسہ کے بعد تجویز مذا عملی صورت اختیار کریگی

ناٹال کے اخبار انڈین   سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گاندہی نے جدید قانون تارکان وطن کی بابت ایک عرضداشت گورنمنٹ کو بھیجی ہے جس کا تسلی بخش جواب آنے پر دوبارہ پرامن مزاحمت شروع کیجائیگی۔ وسط جولائی میں مسٹر گاندہی ۱۵ یوم تک جوہانسبرگ میں مقیم رہے اور مسٹر گوکھلے کے تار پر مسٹر پولک ایکدم ولایت روانہ ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گوکھلے ولایت اور ہندوستان میں اس معاملہ پر سخت جدوجہد کرنی چاہتے ہیں۔

مالک واڈیٹر کامریڈ دہلی کی طرف سے ۶ جون کو ایک درخواست گذرانی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک رسالہ متعلقہ بلقانی مظالم مقدونیہ کو جو ضبط شدہ قرار دیا ہے اور اسکے سلسلہ میں صاحب پولیس کمشنر نے اسکی ایک کاپی کلکتہ میں مسٹر محمد علی سے لی ہے اسکے برخلاف نالش سننے کے لئے تین ججوں کا ایک سپیشل بنچ بنایا جائے۔ ان کو صاحب چیف جسٹس نے انکو باضابطہ عرضی دینے کی ہدایت کی ہے۔

بھاگمتی ندی میں ایک کشتی الٹ جانے کے باعث ۱۵ ہندو مسافر دریا میں گر پڑے۔ ان میں سے ۵ تیر کر نکل آئے اور باقیماندہ ڈوب گئے

کلکتہ پولیس کے اعداد۔ پولیس کلکتہ کی رپورٹ سنہ گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۴ ہزار جانوں میں سے ۹۵ ہزار میں مجرم سزایاب ہوئے اور ۱½ لاکھ روپیہ جرمانہ وصول ہوا ۱۱۴۱ اشخاص اتفاقیہ ہلاک ہوئے ۳۵ پرائیوٹ موٹر کاریں اور ۲۹۲ موٹر سائیکل رجسٹر ہوئیں موٹر کار ہانکنے کے ۱۵۷ لائیسنس پچھلے سال تقسیم کئے گئے ۱۸۰۴ رائفلیں ۸۸۵۰ بندوقیں اور ۱۴۹۶ ریوالور و پستول باہر سے کلکتہ میں آئے

حضرت مسیح سے ۳۰۰۰ سو سال قبل ہندوستان میں ذات پات کی تقسیم کا آغاز ہوا تھا۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان میں کسقدر ذاتیں ہیں۔ لیکن ایک مستند ہندو وقائع نگار تین ہزار کے قریب ذاتیں بتاتا ہے

احاطہ بمبئی میں احمد نگر کی مصیبت قحط رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہے اور اسوقت کل ۱۷۷۹۹ آدمی وہاں امداد قحط پا رہے ہیں۔ پونہ۔ شولاپور اور بیجاپور میں ۳۱۴ کو امداد مل رہی ہے مدراس کے ساحل پر عمدہ بارش ہونے سے فصل کی حالت خاصی ہے۔ غلہ کا نرخ حسب دستور ہے برہما میں نرخ کم ہونے لگا ہے مگر بنگال میں بڑھ رہا ہے مدراس میں مستقل ہے پنجاب اور بمبئی میں گرانی ہے۔

۷۵ دیں کرناٹک کے سپاہی حسین بیگ نے کلکتہ میں اپنے داماد اور اسکے بھائی کو نشانہ بندوق بنا کر مار ڈالا۔ اور پھر آپ بھی خودکشی کر لی۔ داماد بیوی کو اپنے وطن لیجانا چاہتا تھا خسر خوش دامن رضامند نہ تھی۔

انسپکٹر آبکاری نے بمبئی میں ایک یوریشین کو ۴۰۰۰ گرین ناجائز کوکین رکھنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے

دربار کوچین نے علم سنسکرت کو فروغ دینے کی غرض سے ۲۰ ہزار روپیہ عطا کیا ہے

نواب دیر کہتے ہیں۔ کہ نواب در اسوقت کوہستان پنجکورہ میں مقیم ہیں

آگ لگنے سے سرینگر کے کارخانہ ریشم کی عمارت اور ریشم کے کویوں وغیرہ کا سخت نقصان ہوا۔ تین ہزار سے لیکر ۵ ہزار تک آدمی بیکار ہو گئے کارخانہ کا ۲۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا جس میں سے ۶ لاکھ بیمہ کمپنی سے وصول کیا جا سکیگا۔

شکستگی لائین بنگال ناگپور ریلوے لائن کے سیلاب دیا رسول سے ٹوٹ جانیکی وجہ سے سردست مسافروں کی آمدورفت بند ہے

تجویز ہے کہ ہنگامہ کانپور میں جو مسلمان ہلاک اور زخمی ہوئے انکے اہل وعیال کو نیز گرفتار شدگان کو ضروری و آئینی امداد بہم پہنچانیکے لئے ایک فنڈ قائم کیا جاوے